(قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ)

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے ہفتہ وار شائع ہوتی

قیمت پیشگی سالانہ ۳ روپیہ (صمہ)

جلد ۱ | ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۸ شوال ۱۳۳۱ھ بروز بدھ | نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت اس ہفتے خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز رہی درد پسلی کی شکایت ہے۔ اور آج ۸ ستمبر تک شکایت باقی ہے نسبتاً آرام ہے۔ احباب اپنی مضطرانہ دعاؤں کے ساتھ اپنا فرض ادا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کے انفاس قدسیہ دیر تک صحت و سلامتی کے ساتھ ہمیں مستفیض ہونے کا موقعہ دے۔ اللّٰھم آمین +

اہل بیت نبوی صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کی طبیعت کئی دن سے ناساز چلی آتی تھی مجبوراً آپکو ۵ ستمبر چند روز کے لیئے شملہ جانا پڑا۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب بھی آپکے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ خیریت سے سالماً غانماً واپس لائے + صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کا بچہ مظفر بہت سخت بیمار ہو گیا تھا الحمدللہ کہ اب اسے افاقہ ہے۔ خداوند کریم میرے ہادی و رہنما کی اولاد و احفاد کو صحت و عافیت کے ساتھ بابرکت زندگی عطا فرمائے +

عیدالفطر ۹ بجے عیدالفطر کی نماز صاحبزادہ صاحب نے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح پڑھائی۔ بعدہٗ خطبہ پڑھا۔ ارد گرد کے دیہات سے بھی بہت سے برادران طریقت شامل ہوئے +

نکاح آخری روزے کے دن بعد از درس قرآن مجید۔ بابو وزیر محمد صاحب لاہوری (جو یہاں کئی مہینے سے قرآن و حدیث پڑھنے کے لئے تشریف رکھتے تھے) انصار اللہ کا نکاح پانسو روپے مہر پر سعیدہ بیگم بنت مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس عقد کو بہت بہت مبارک کرے۔ دونو میاں بیوی لکھے پڑھے ہیں اور دین کا بہت شوق رکھتے تھے۔ اور عید کے روز ماسٹر نور الٰہی ڈرائنگ ماسٹر کا نکاح رحمت بی بی بنت مستری گوہر دین سے ہوا +

دارالعلوم مدرسہ کے تمام کمروں میں فرش ہو چکا ہے اور چھتوں و دیواروں پر پلستر ہو گیا ہے قلعی بھی عنقریب ہو جائیگی۔ برآمدوں اور سائنس روم کا فرش باقی ہے +

آمد مہمانان اس ہفتے دو عرب آئے جو اپنے آپ کو مدنی بتاتے ہیں۔ اور گنگروف سے سید مبارک شاہ صاحب بھینی سے میاں عبدالعزیز صاحب۔ لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی و بابو غلام محمد صاحب۔ اور اسی طرح کے اور کئی مہمان ضلع گوجرانوالہ و ضلع سیالکوٹ و ضلع گورداسپور و ضلع لدھیانہ سے آئے پچیس تیس کے قریب مہمان ہیں +

آمد محاسب یکم تا ۶ ستمبر کل آمد لنگر ۱۹ مدرسہ ۱۵۵ اعانت ۳۸۔ مدرسہ احمدیہ ۲۷۔ ہوئی +

متفرقات عرب عبدالحی صاحب مولوی فاضل کسی کی طرف سے فریضہ حج ادا کرنے کے لیئے ۱۰ ستمبر کو یہاں سے روانہ مکہ معظمہ ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و عافیت سے واپس لائے +

۲۔ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی کا اس ہفتہ جو خط آیا ہے وہ انکے اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ نزول الماء جو ضعف بصارت کی شکایت تھی۔ وہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے اپریشن کے بعد ایک حد تک رفع ہو گئی ہے فالحمد للہ علی ذالک۔ مولانا بہت کام کے آدمی ہیں۔ آپ مدرسہ احمدیہ کی ترقیات سے ایک خاص شغف رکھتے ہیں۔ آپنے صاحبزادہ صاحب کو اس بارے میں بہت سے مفید مشورے دیئے ہیں +

۳۔ قادیان کے در و دیوار ہمارے لئے ایک آیت اور شعائر اللہ سے ہیں جو نیا آدمی اسمیں آتا ہے۔ جو نیا مکان بہ نیت اقامت و ہجرت بنتا ہے۔ خواہ مٹی کا کچا جھونپڑا ہو۔ وہ حسب تحدی یاتون من کل فج عمیق و وسع مکانک خدا کا ایک نشان ہے۔ اس لیئے اس کا ذکر الفضل میں کیا جانا ضروری ہے۔ پھر محبوب کے مکانات تو الگ رہے محبوب کے چھوٹے چھوٹے نشانوں سے بھی محب کو محبت ہوتی ہے جو ایسی باتوں کو صنم پرستی کہتے ہیں۔ انکو آزادی و حریت کے دوسرے معنوں میں الحاد و زندقہ ہے۔ مبارک اس قسم کی حریت پسندی اور توحید کا حامی تو

(باہتمام مینیجر مرزا عبدالغفور بیگ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میرزا محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع کیا)

ریوٹر کی برقی خبریں

معاملات بلقان

ٹرکی و بلغاریہ کی گفتگوئے صلح

بلغاریہ نے ایڈریانوپل کے متعلق ٹرکی سے براہ راست نامہ و پیام کرنیکا فیصلہ کرلیا ہے + بلغاریہ کے سفیران صلح ایڈریانوپل اور دیگر مسائل کے بارہ میں گفتگو کرنیکے لئے قسطنطنیہ پہنچ گئے ہیں۔ ٹرکی کی طرف سے انکو ریلوے سفر میں سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں اور قسطنطنیہ میں ان کا فوجی اعزاز کے ساتھ استقبال ہوا۔ ٹرکی و بلغاریہ کے مابین جو گفتگوئے صلح ہونیوالی ہے اسمیں بلغاریہ کیطرف سے جنرل سیووف سابق کمانڈر انچیف اور ایم توچیف سابق سفیر متعینہ سرویہ مقرر ہوئے ہیں۔ اور ٹرکی کیطرف سے طلعت بے وزیر داخلہ اور محمود پاشا وزیر جنگ اور خلیل بے صدر مجلس وزراء کا تقرر ہوا ہے + اگرچہ دریائے مرٹزا کے مشرقی علاقہ کا مسئلہ سخت پیچیدہ ہے اور ترک بظاہر ڈیموٹیکا اور اورتہ کوئی پر قابض رہنا چاہتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعض رعایات کے معاوضہ میں ان مقامات کو چھوڑ دیا جائے۔ مزید براں ترکی حلقوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ بلغاریہ سے سمجھوتہ کرلیا جائے۔ کیونکہ وہ یونان کے خلاف ایک طاقتور حلیف ثابت ہوسکتا ہے + معلوم ہوا ہے کہ آسٹرین اور روسی سفرا کو ابھی اپنی اپنی حکومتوں کیطرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ گفتگوئے صلح میں جو ۲ ستمبر سے شروع ہوگئی ہے بلغاریہ کی تائید کریں + امید کیجاتی ہے کہ ٹرکی و بلغاریہ کی گفتگو سے مستحسن نتائج نکلینگے۔ طرفین صلح و آشتی پر مائل ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے ہی بعض باتیں نیم سرکاری طور پر طے ہوچکی ہیں۔ اور قیاس کیا گیا ہے کہ ترکی سرحد انیوس سے دریائے مرٹزا کے ساتھ ساتھ ایڈریانوپل کے جنوب میں ایک مقام تک جائے اور وہاں سے دریائے مرٹزا کے مغرب کیطرف گھوم جائے۔ اور ایڈریانوپل کو مدافعت کی غرض کے لئے کافی زمین دیدے۔ اور ٹرکی بلغاریہ کو بحیرہ اسود اور اینوس کے درمیانی سرحد پر بہت سی مراعات دیگی۔ بلغاریہ کیطرف سے ٹرکی کو سرحد کے قلعہ بند کرنیکی اجازت ہوگی +

ٹرکی تھریس میں

باشندگان گرڈ بالی اور اگریڈیئے نے بلغاری قبضہ کی سخت مزاحمت کی ہے اور طرفین میں سخت لڑائی واقع ہوئی ہے + ایڈریانوپل کے وفد سے ملاقات کرتے وقت اٹلی کے وزیر خارجہ نے کہا کہ امید ہے ایڈریانوپل ترکوں کے ہی پاس رہیگا + اگر اتھنی اور دیگر مغربی بندرگاہوں پر ترکی والنٹیر دستوں نے جو مسلمان آبادی کی حفاظت کیلئے مرتب ہوئے ہیں قبضہ کرلیا ہے +

یونان و ٹرکی

یونان ان مقامات کو خالی کرنا چاہتا ہے جو عہدنامہ بخارسٹ کی رو سے بلگیریا کے سپرد ہوئے ہیں۔ دول اُسے ابھی روکتی ہے لیکن یونان کو خدشہ ہے کہ کہیں قبضہ کی طوالت سے ترکی فوجوں کے ساتھ مڈبھیڑ نہ ہو جائے + یونان نے دیدغاچ کے قبضہ کے متعلق دول یورپ سے رائے طلب کی ہے اور دو ترکی جنگی جہازوں کو ساحل کے قریب دیکھکر یونانی بیڑے کو بھی سٹیم بھر کر تیار رہنے کا حکم ہوا ہے۔ یونان نے فوج کا انتشار ملتوی کردیا ہے +

بغداد ریلوے۔ لندن میں بغداد ریلوے کے متعلق فرانس اور جرمنی کی گفتگو سے یہ خوف پیدا ہونے لگا ہے کہیں ایشیائی ٹرکی کو تقسیم کرنے کی صلاح تو نہیں ہوگئی +

ایرانی۔ ترکی ایرانی حدبندی کے لئے کمشنر مقرر ہوگئے ہیں سالار الدولہ برادر معزول شاہ ایران کرمان شاہ کی روسی سفارت گاہ سے زیر حفاظت فوج طہران میں لایا گیا ہے۔ اور ایران سے جلاوطن ہونے پر مجبور کیا جائیگا۔ سالار الدولہ ایران سے باہر جانے پر آمادہ ہیں۔ ایک ڈاکٹر اُسے مرض دق میں مبتلا بتلاتا ہے گورنمنٹ ایران انکی جائداد واگذار کرنے کے علاوہ اسکو ۸ ہزار تومان وظیفہ دینے کے لئے تیار ہے +

ترکی ڈریڈناٹ

ترکی جنگی جہاز رشاد حامد جسکا وزن ۲۳ ہزار ٹن ہے ۳ ستمبر کو مقام بارو واقعہ انگلستان میں سمندر میں اُتارا گیا۔ ترکی سفیر نے انگریزوں کے ساتھ دوستی رکھنے کا میلان ظاہر کیا +

مظالم بلقان کی تحقیقات

کارنیگی کا بین الاقوامی کمیشن جو مظالم بلقان کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوا تھا روس نے سرویہ و یونان کے اعتراضات کے باعث تحقیقات کا ارادہ فسخ کردیا ہے کیونکہ کمیشن مذکور کے دو ممبر بلغاریہ کے حامی ہیں۔ نیز مظالم کے نشانات بھی امتداد زمانہ کے ساتھ ناپید ہوگئے ہیں +

دیگر خبریں

مہاراجہ کوچ بہار

مہاراجہ کوچ بہار کا ۱۸ اگست کو لندن میں انتقال ہوگیا۔ کنور جو مندر اب مہاراجہ اور راجکماری اندرا دختر مہاراجہ بڑودہ مہارانی کوچ بہار بنگئیں۔ اور ۳ ستمبر کو انکی لاش کو داغ دیا گیا +

آئرلینڈ میں ہڑتال

آئرلینڈ کے دارالخلافہ ڈبلن میں مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ پولیس اور ہڑتالیوں میں ۱۳۱ اگست کو لڑائی تک نوبت پہنچ گئی۔ دو سو سویلین اور تیس پولیسمین زخمی ہوئے جن میں سے ایک ہسپتال پہنچکر مرگیا۔ ہڑتالیوں کا لیڈر لارکن جو پورا ہی آدمی کا بھیس بدلکر ایک ہوٹل میں چھپا ہوا تھا گرفتار کرلیا گیا۔ مالکان کارخانجات پنبہ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ ہڑتالیوں کو کام پر نہ لگائینگے +

جنوبی افریقہ میں ہڑتال

اینڈ کے کان کنوں نے ایکا کرکے کام بند کیا ہوا ہے۔ انکے سرغنہ کلارک کو پولیس کے ساتھ فساد کرنیکے جرم میں ماخوذ کرلیا گیا ہے۔ اور ایک مقرر واٹرٹن نامی کو بھی جس نے انکی تائید کی تھی۔ گرفتار کرلیا گیا ہے +

تصادم ریلوے

۲ ستمبر کو ریلوے لائن پر کارلائل سے جنوب کی گلاسگو اکسپرس اور ابرڈین۔ گلا اکسپرس میں سخت تصادم واقع ہوا۔ اور چار گاڑیاں جل گئیں۔ زخمیوں میں سر آرتھر ڈگلس انڈر سکرٹری نیوزیلینڈ بھی ہیں + اسی تاریخ کو امریکہ میں بھی ایک سخت تصادم واقعہ ہوا جس میں ۱۶ نفوس ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے +

شمالی لینڈ۔ ملائے سومالی کے ساتھ جو حال میں انگریزی دستہ شتر سواران کی مٹ بھیڑ ہوئی تھی۔ اسمیں دستہ مذکور کا تقریباً صفایا ہوگیا۔ ۵ گھنٹے لڑائی رہی۔ دشمن کے گولی بارود ختم ہونے سے باقیماندہ جانیں بچیں +

ایران۔ ایران میں اب ۱۲۴ غیر ملکی لوگ ملازم ہیں +

ہندوستان کی خبریں

بغاوت مسقط۔ سلطان مسقط کی امداد کے لئے ۴۰۰ افرو سپاہی بمبئی سے براہ کراچی بھیجے گئے ہیں +

پولیس سے مقابلہ۔ ضلع ڈھاکہ میں بعض جاہل مسلمانوں نے الوہیت کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے مخالف دیہاتیوں کو ستانا شروع کیا۔ جب پولیس نے مداخلت کی۔ تو ان کا بھی مقابلہ کیا۔ اس پر ۲۷ آدمیوں کو گرفتار کرکے اُن کا چالان کردیا گیا ہے +

اڈیٹر کامریڈ۔ مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ کا مقدمہ جو رسالہ مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو کے متعلق چل رہا ہے ہائی کورٹ نے خارج کردیا۔ البتہ مسٹر محمد علی کو سڈیشن کے الزام سے بری ٹھیرایا +

ضمیمہ اخبار کی ضبطی۔ مولانا حسن نظامی کے اخبار توحید میرٹھ کا ضمیمہ "دیکھو تکبیر" گورنمنٹ نے ضبط کرلیا +

سیاسی تقریریں بند۔ ایک ایڈیٹر صاحب نے عید کے موقعہ پر شاہی مسجد لاہور میں تقریر کی تھی۔ اسپر متولیان مسجد نے آیندہ کے لئے مسجد میں سیاسی تقریروں کی ممانعت کردی ہے +

دفتر لیگ۔ دفتر لیگ کے متعلق افواہ تھی کہ لکھنوے تبدیل ہوکر دہلی پہنچ جائیگا۔ اسکی سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے تردید فرمائی ہے +

پلیگ۔ ۳۰ اگست کو ختم ہونیوالے ہفتہ کے اندر ہندوستان میں ۲۰۔۱۴۲ کیس ہوئے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان - بروز بدھ - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

بین الاقوامی طبی کانفرنس

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربك ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک انسان کی مدد کرتا ہے اور اس کی کوششوں کو ضائع نہیں کرتا۔ ہر فن اور ہر پیشہ میں جس میں انسان محنت کرتا ہے بڑی بڑی ترقیات حاصل کرتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں جسقدر دُنیا کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے عجیب در عجیب انکشافات ہوتے چلے جاتے ہیں اور ایسی ایسی پوشیدہ باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ انھیں معلوم کرکے عقل دنگ ہو جاتی ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ اور آسمان وزمین میں جو کچھ بھی ہے سب کا سب تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اللہ اللہ کیسی سچی تعلیم ہے جسقدر زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے ثابت ہوتا جاتا ہے کہ دُنیا کی ہر ایک چیز ہمارے کسی فائدہ کیلئے پیدا کیگئی ہے اور ہمارے لئے مسخر کردیگئی ہے مگر وہی لوگ ان فوائد سے جو خدا تعالیٰ نے اشیاء عالم میں رکھے ہیں مستفید ہو سکتے ہیں جو ان سے فائدہ اُٹھانیکی کوشش کریں۔

پچھلے ہفتہ کی ولائتی ڈاک میں ٹائمز میں اس بین الاقوامی طبی کانفرنس کی روداد چھپی ہے جو پچھلے دنوں لندن میں ہوئی ہے اس روداد کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ کسطرح خدا تعالیٰ نے بندوں کے لئے ترقی کے وسیع میدان پیدا کئے ہیں دُنیا کے ہر ملک سے بڑے بڑے ڈاکٹر اس کانفرنس میں شامل ہونیکے لئے آئے اور دو ہزار سے زیادہ علماء طب اس میں شریک ہوئے جنھوں نے مختلف ضروری معاملات پر اپنی اپنی تحقیقات پیش کی۔ سر تھامس بارلو اس کانفرنس کے پریذیڈنٹ تھے جنھوں نے نہایت عمدگی کیساتھ اس فرض کو نباہا سر تھامس نے اپنی تقریر میں ڈاکٹروں کو نصیحت کی کہ وہ جب اپنے وطن کو واپس جائیں تو امن کے پھیلانے میں کوشاں ہوں

امریکہ کے پروفیسر کسنگ نے علم جراحی پر ایک زبردست تقریر کی جرمن پروفیسر اسرلخ نے کیموتھراپس پر ایسی تقریر کی جو کانفرنس کی ایک بہت بڑی کامیابی کہلا سکتی ہے۔ اس تقریر کے سننے کے لئے سامعین کی ایک بہت بڑی تعداد آئی تھی۔ کیونکہ پروفیسر ارلخ سیلورسن کی ایجاد کیوجہ سے آتشک کا نہایت اور نہایت کامیاب علاج نہایت ہر دلعزیز ہے۔ اس تقریر کے بعد بہت سے ڈاکٹروں نے اس دوا کے متعلق بحث کی اور نتیجہ نہایت طمانیت بخش ثابت ہوا اسیطرح اور بہت سے ضروری معاملات پر گفتگو ہوئی کانفرنس کے اختتام پر لوکل گورنمنٹ بورڈ کے پریذیڈنٹ نے اسبات پر لیکچر دیا کہ ملک کی حفظان صحت کی ترقی کے متعلق گورنمنٹ اور طب کے کیا کیا تعلقات ہیں۔ حضور جارج خامس شہنشاہ ہند نے بھی دو ہزار ڈاکٹروں کو اپنے قلعہ ونڈسر میں دعوت دی اسیطرح اور بہت سی دعوتیں دیگئیں لیکن اصل دلچسپی کا باعث وہ علم ہے جو ان ڈاکٹروں کی تقریروں سے حاصل ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانی ترقی کے لئے وسیع میدان پیدا کئے ہیں اور انسان جس طرف متوجہ ہو اس کی کامیابی کے سامان کھلے ہیں۔ اس کانفرنس میں جراحی کی چند بے نظیر کامیابیوں کے چند نمونہ بھی دکھلائے گئے لندن کے ڈاکٹر مسٹر آرتھر ایونس نے ایک عورت پیش کی جس کی عمر پینتالیس سال کی تھی چار سال ہوئے اس کے حلق کے سوراخ میں سرطان ہو گیا تھا اور نرخرہ کا ایک حصہ کاٹنا پڑا تھا جس وقت اس عورت کو پیش کیا گیا یہ ایک مصنوعی نلکی کے ذریعہ سے سانس لیتی تھی جو اس کے منہ کی پچھلی طرف سے گردن میں ایک سوراخ کے ذریعہ داخل ہو کر معدہ تک پہنچ جاتی تھی۔

اس سے بھی بڑھ کر وہ حیرت انگیز اپریشن تھے جو سر ولیم میک ایون نے کئے تھے انھوں نے ایک شخص پیش کیا جسے ۱۸ سال ہوئے سل ہو گئی تھی اور اسکا ایک پھیپھڑہ بالکل کھایا گیا تھا اور دوسرا بھی آلودہ ہو چکا تھا ڈاکٹر صاحب نے اپریشن کرکے اسکا ایک پھیپھڑہ بالکل نکال دیا اور اس سے دوسرا پھیپھڑا بالکل اچھا ہو گیا۔ اس کی بائیں طرف بالکل اندر گھسی ہوئی تھی اور باوجود ایک پھیپھڑہ کے نکالے جانیکے وہ سب کام کرتا اور بالکل تندرست تھا ایک اور بہت بڑی کامیابی جو آئندہ علم جراحی کے ایک بہت بڑے تغیر پر دلالت کرتی ہے ایک مصنوعی گردہ ہے جو پروفیسر ایل نے پیش کیا اور یہ مصنوعی گردہ اصل گردہ سے زیادہ جلدی کام کرتا ہے لیکن اُمید کیجاتی ہے کہ جلد یہ نقائص دور ہو جائینگے۔ ڈاکٹر ارنسٹ جیگر نے کچھ جدید تجربات بیان کئے اُنھوں نے بتایا کہ میں نے ایک کتے کی ایک انتڑی کا ٹکڑا اس کی جگہ ایک اور کتے کی انتڑی لگا دی اور وہ برابر کام کرتی رہی۔ اسیطرح اُنھوں نے بتایا کہ میں نے ایک کتے کا گردہ اس کی اصل جگہ سے ہٹا کر اس کی گردن کے ساتھ جوڑ دیا اور گردہ کی ورید کو اس ورید سے ملا دیا جو سر کیطرف خون لیجاتی ہے اور گردہ کی شریان کو سر کی شریان سے ملا دیا اور اس سے گردہ اپنا کام برابر کرتا رہا۔ اپریشنوں کے علاوہ اور بہت سی مفید تحقیقات پر لیکچر ہوئے لیکن ہمارے لئے سب سے زیادہ دلچسپ وہ مباحثہ ہو سکتا ہے جو ان بیماریوں پر ہوا جو فسق و فجور کا نتیجہ ہیں یعنی آتشک کی مختلف اقسام پر اس مباحثہ میں اس مرض کے ماہرین نے بڑے شوق سے حصہ لیا اور بڑی گرما گرم بحث ہوئی تمام ڈاکٹروں نے اتفاق کیا کہ زنا بکثرت پھیلتا جاتا ہے اور آتشک اور سوزاک کی قسم کی بیماریاں حیرت انگیز سرعت سے پھیل رہی ہیں اور اس کے نتیجہ میں ملک کی صحت بہت خراب ہوتی جاتی ہے۔ پاگل خانوں کے اندازوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پاگلوں کی ایک کثیر جماعت صرف آتشک کیوجہ سے مجنوں ہوئی ہے اور اگر وہ لوگ اس مرض میں مبتلا نہوتے تو انکی دماغی حالت ایسی کمزور نہ تھی کہ وہ جنوں کی زد میں آجاتے۔ غرض کہ ڈاکٹروں نے متفقہ طور سے اسبات کا اقرار کیا کہ اب سستی کا وقت نہیں ہے اور بہت جلد اس مرض کے دفعیہ کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ کیونکہ دوسری صورت میں ملک کو نہایت خطرناک نقصانات پہنچنے کا احتمال ہے۔ بہت بڑی مشکل یہ بیان کیگئی کہ مریض اپنے مرض کو چھپاتے ہیں اور اگر بتاتے ہیں تو ایسی حالت میں جب مرض کا چھپانا ناممکن ہو جائے اور وہ اپنی آخری حد کو پہنچ جائے۔ جس وقت اسکا علاج ناممکن مشکل ہو جاتا ہے اور اس راز کا بڑا باعث یہ ہے کہ شفاخانوں میں مریضوں کے نام لکھے جاتے ہیں جسکی وجہ سے مریضوں کو حیا کے مارے اپنا آپ ظاہر کرنا مشکل ہوتا ہے۔

متفقہ طور سے یہ ریزولیوشن پاس کئے گئے کہ آئندہ کے لئے ڈاکٹروں کو اجازت دیجائے کہ وہ مریضوں کا علاج خفیہ کرسکیں اور آتشک وغیرہ کے علاج کے لئے خاص سامان مہیا کئے جائیں۔

سر مالکام مارس نے ایک نہایت لطیف بات بیان کی کہ اسوقت تک انگلستان میں ان امراض کا ذکر یا بدکاریوں کا بیان مجالس میں خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے لیکن آئندہ کے لئے اس رازداری کو ترک کر دینا چاہئے کیونکہ اس رازداری کی وجہ سے نوجوان بدکاریوں سے ڈرتے نہیں اور انھیں ان نقائص کا علم ہی نہیں ہوتا جو زنا وغیرہ کا نتیجہ ہیں۔ اور اُنھوں نے زور دیا کہ آئندہ طلباء کو سکول کے ایام میں ہی ان خطرناک نتائج سے آگاہ کر دینا چاہئے جو زنا کا نتیجہ ہیں تاکہ اُن نوجوانوں کے دلوں میں بدکاریوں سے تنفر پیدا ہو جائے

ہمیں اس تمام کارروائی سے دو نکتے معلوم ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف چلکر کوئی شخص سکھ نہیں پا سکتا۔ دوسرے یہ کہ جو علاج خدا تعالیٰ نے بیان کیا ہے اس کے بغیر انسان دُکھوں سے نہیں بچ سکتا۔ اور جب تک یورپ پردہ کثرت ازدواج اور طلاق کو اختیار نہ کریگا تب تک ان مصائب سے نجات نہ پائیگا۔

طبی کانفرنس کی کارروائی پڑھ کر ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ اس قدر کثیر جماعت مخلوق خدا کی بھلائیوں کی فکر میں دن رات لگی رہتی ہے۔ اور رنج ہوتا ہے کہ اس کانفرنس میں ایک بھی مسلمان نہ تھا جس سے معلوم ہو کہ مسلمان بھی بنی نوع انسان کی بھلائی کی فکر میں کوشاں ہیں ۔

کلام محمود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے کلام کیا ہے سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ چڑھ کر اثر رکھتا ہے کیوں نہ ہو وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں انیں جو رقت و سوز ہوتا ہے وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولا کی الفت و محبت میں لکھے جاویں انکا اثر تو جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے علاوہ ازیں آپ نے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں وہ صرف پڑھنے ہی سے تعلق

الاخبار والآراء

مسلمانوں کو امام کی ضرورت ہے

جس گلہ کا کوئی چوپان نہیں وہ ہر وقت بھیڑیوں کے خوف میں ہے جس کشتی کا کوئی ناخدا نہیں وہ ہر گھڑی نہنگ امواج کا شکار ہو جانے کے خطرہ میں ہے۔ جس قافلہ کا کوئی رہبر نہیں۔ اسکی نسبت گمراہ ہونے اور تباہی کے غار میں پڑنے کا ہر آن خدشہ ہے۔ اسی طرح جس قوم کا کوئی امام نہیں وہ ہدایت کی راہوں سے دُور۔ طاغوت کے راستہ کے قریب جادہ سلامتی سے منحرف اور ہلاکت کی شاہراہ پر چلنے والی ہے۔ اسکو ضرورت ہے کہ اس کے لئے ایک ہمدرد رہنما ہو۔ اُسے ضرورت ہے کہ کوئی ضرورت آشنا اُس کا ممد و معاون ہو۔ اُسے احتیاج ہے کہ کوئی دستگیر اڑے وقت میں اس کا ہاتھ پکڑے اور جس طرح ماں اپنے ناواقف بچے کو ایک وقت آگ میں کودنے سے جبراً منع کرتی ہے۔ اسی طرح اس قوم کو بھی ضرورت ہے کہ اس کا امام اپنی اصابت رائے اور خداداد علم و روحانیت سے تاریکی میں گمراہوں کو راستہ دکھائے وہ مہدی ہو کر علم ہدایت ہاتھ میں لے اور نازک وقت میں بنی اسرائیل کی رہنمائی کر کے اُسے فرعونیوں سے علیحدہ کر دے۔ آج سب سے زیادہ جو قوم ایسے امام کی محتاج ہے وہ مسلمانوں کی قوم ہے۔ ان میں بقول پرکاش لاہور "جوش تو ہے لیکن اسے ٹھیک راہ پر لگانے والا کوئی نہیں۔ لاریب 'جوش ایک مفید چیز ہے اور اس کے سوا کوئی مذہب یا سوسائٹی ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن جوش اس حالت میں مفید ہوتا ہے جب اس کو درست راستہ پر چلایا جائے'" +

ہم اپنے آریہ ہمعصر کو توجہ دلاتے ہیں کہ مسلمانوں کے امراض کا علاج اُنکے دُکھ کی دوا۔ اُنکو پیش آنے والے آیندہ خطرات کا انسداد خدا تعالےٰ کے پاک دین میں پہلے سے موجود ہے اور اُسکی اطلاع کے اس زمانہ میں بھی حضرت میرزا غلام احمد منصب امامت پر مامور ہوئے۔ جس الفضل کی آواز کی نسبت آپ نے فرمایا ہے "اس نے اپنی آواز نہایت مناسب موقعہ پر اٹھائی ہے" وہ دراصل مسلمانوں کے امام کی ہی آواز ہے کیونکہ ہمارے پیارے امام نے اپنی پیروی کرنے ہر ایک بیعت کنندہ سے اقرار لیا ہے کہ "وہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے"

پس مسلمانوں کے جوش کا علاج یہ ہے۔ سچے احمدی ہو کر امام کے ساتھ ہو جائیں اور حکومت وقت کی مخالفت نہ کریں پھر خدا تعالیٰ انکی مساجد کو آباد اور انکے جذبات کا خود قدردان اور محافظ ہو گا +

عربی تعلیم کیطرف مسلمانوں کی توجہ

بعض اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ ناظمان علیگڈھ کالج دینیات کے اور احسن انتظام کے لئے تجویز کر رہے ہیں کہ آیندہ بننے والی یونیورسٹی میں ناظم دینیات اُس شخص کو بنایا جاوے جو جرمنی میں جاکر تحصیل علوم عربیہ کر آئے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے کسی صاحب کا نام بھی تجویز کیا جا رہا ہے۔ ہم سے اگر کوئی پوچھے تو ہم کہینگے کہ یہ خیال مبارک اور بہت بابرکت ہے تحصیل علوم عین شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق ہے۔ لیکن کیا وہ ناظم ڈاکٹر ہارورڈ کی طرح کا یہودی یا موجودہ زمانے کا غیر مسلم مسلمان ہو گا۔ اس زمانہ کی بڑی ضرورت یہ ہے کہ علوم عربیہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ عملوا الصلحٰت بھی ہو پس عربی تعلیم کے موئیدین کو ایسے نفوس کی تلاش چاہیئے جو اگر کسی یونیورسٹی کے ایم اے ہوں۔ تو قرآن و حدیث کے بھی فاضل ہوں۔ اُن کا زندہ خدا۔ زندہ رسول۔ زندہ اسلام پر ایمان ہو۔ دُعا کا ہتھیار اُن کا بہترین حربہ ہو۔ تقویٰ ان کا لباس اور شعار ہو۔ ایسے لوگ آج مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اللہ نے پیدا کر دئیے ہیں۔ وہ مہدی کے ساتھ ہو کر مہدی ہوئے۔ وہ آسمان معقولات میں آزاد سے آزاد نیچری کو ساکت کر سکتے اور عالم روحانیت میں اعلےٰ سے اعلےٰ صوفی کے عدیل ہیں۔ کیا مجوزان سکیم ایسے لوگوں کی تلاش کرینگے؟ اور کریں تو اُن کو اپنے گھر میں ہی مل سکتے ہیں +

کشتیوں کے پل

انگلستان میں آٹھ برس کے بعد اب پھر یہ تحریک شروع ہوئی ہے کہ انگلستان کا سلسلہ آمد و رفت بذریعہ ریل بر اعظم یورپ کے ساتھ پیوست کر دیا جائے چنانچہ اس تجویز کے مجوزین نے تین تجویزیں پیش کی ہیں۔ اوّل یہ کہ زیر آب سرنگ نکالی جاوے۔ جسپر ۱۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ صرف ہونگے جو انگلستان و فرانس دو نو ممالک میں برابر تقسیم کئے جا سکتے ہیں + دوم سطح آب سے بالا آہنی پل بنایا جائے۔ جسپر تخمیناً ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ خرچ آسکے گا۔ آخری اور کم خرچ تجویز یہ ہے کہ کشتیوں کا پل بنایا جائے۔ اسپر صرف ۲۰ لاکھ پونڈ لاگت آئیگی۔ اس آخری تجویز کی تائید میں کہا جاتا ہے کہ ڈنمارک میں ۲۶ میل لمبا کشتیوں کا پل موجود ہے جسپر سے ریلوں کی آمد و رفت جاری ہے اور اسکے علاوہ امریکہ میں ساحل بحر ظلمات پر خلیج چیسپیک میں ۲۶ میل لانبا اور ساحل بحر الکاہل پر ونکوور اور ساحل کے درمیان ۴۰ میل لمبا اسی قسم کا پل پہلے سے موجود اور کار آمد ثابت ہو رہا ہے صرف اسقدر احتیاط کی جاتی ہے کہ ۵۰۰۷ ٹن سے زائد جسقدر بوجھ ہوتا ہے اُسے جہازوں کے ذریعہ ساتھ ساتھ پہنچا دیا جاتا ہے +

سر مائیکل اوڈوائر

اُس ملک کی خوش قسمتی میں کسکو کلام ہو سکتا ہے اُس حکومت کی دانائی و عاقبت اندیشی پر کون نکتہ چینی کر سکتا ہے اس سلطنت کے بابرکات ہونے میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے جسکے ارباب حل و عقد میں رعایا کے جذبات کے قدردان مخلوق کے نفع رساں۔ اور اپنے زیر نگیں بندگان خدا کے حقیقی پاسبان افراد موجود ہوں ہم گورنمنٹ انگلشیہ کو اس مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ کیونکہ گو اسوقت بعض حکام کا طرز عمل وفادار رعایا کے امتحان کا باعث ہوا ہے۔ اور گورنمنٹ کی حمایت میں حق گوئی کرنے والوں کو قتل تک کی دھمکیاں دیجاتی ہیں تاہم پنجاب کے موجودہ لفٹنٹ گورنر جیسے نیکدل حکام کا وجود ہندوستانیوں کے احساس وفاداری کو دینے اور گورنمنٹ پر اطمینان وبھروسہ رکھنے کے لئے کافی ہے ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر نے حال ہی میں جو مختلف تقاریر کی ہیں۔ اُن سے انکی معاملہ فہمی اور بیدار مغزی کا پتہ چلتا ہے آپ نے ایک موقعہ پر مسلمانوں کی نسبت فرمایا ہے "مسلمان اس بچے کی طرح ہیں جو تعلیم و تربیت میں دوسرے بھائیوں سے پیچھے رہ گیا ہو۔ اس لئے باپ کا فرض ہے کہ اسکی امداد کر کے اُسے اُٹھائے اور دوسرے بھائیوں کے برابر بنائے۔ پس اگر گورنمنٹ مسلمانوں کو تعلیمی رعائتیں دے تو اس کا نام طرفداری رکھنا غلطی ہے یہ تو عین انصاف ہے"

ہم ہز آنر کے تہ دل سے مشکور اور آپ کا وجود گورنمنٹ و رعایا کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو مخلوق خدا کی خدمت میں ترقی کرنیکی توفیق دے کیونکہ اسی پر اُنکی اور اُنکی حکومت کی ترقی کا مدار ہے +

مشرقی ممالک کی اخلاقی حالت

جن دنوں میں لارڈ کرزن مملکت ہند کے وایسرائے اور شہنشاہ انگلستان کے نائب السلطنت تھے اُنکے مُنہ سے اہل ایشیا کی نسبت کچھ نا ملائم الفاظ نکل گئے تمام ملک میں شور مچ گیا۔ ایشیائے قدیم کے اخلاق۔ تمدن۔ اور معاشرت کے افسانے گائے گئے۔ لیکن کیا پدرم سلطان بود سے بھی کام چلتا ہے بات تب تھی کہ ایشیا اب ترقی کر کے دکھاتا۔ اور اعلیٰ اخلاق پیش کرتا لیکن یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے۔ ہندوستان قدیم کی یادگار دکن کے مندروں کی پانچ ہزار مرلیاں اس ملک کا قدیم اخلاق اور دس لاکھ پچپن ہزار بیانوے ہندو یوگان جن میں سے ۱۰۵۷۷ خالص برہمن ہیں۔ ہمارے ملک کی موجودہ معاشرت کا راز طشت از بام کر رہی تھیں پھر نہ صرف بازار میں عصمت فروش عورتوں کی دکانیں ہیں بلکہ ام الخبائث بھی برسر بازار فروخت ہو رہی ہے۔ اب ذرا ہند سے باہر نکلکر دیکھیں تو ترقی یافتہ جاپانی والدین اپنی لڑکی سے پیشہ کرا کر کمائی کھانے میں حرج نہیں دیکھتا۔ اور ایسے ہی تو خیز برہمن قوم اپنے بیاہ۔ اپنی غمی۔ اپنی خوشی۔ غرض ہر تقریب کی زینت ٹھنیکے کے بغیر نہیں

کر سکتی۔ اور شادی سے گزر کر ماتم حتّٰی کہ میاں بیوی کی علیحدگی یعنی طلاق کے موقعہ پر بھی ناٹک کرالیں۔ اتنا شعار قومی سمجھتی ہے۔ ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگوں سے امید ہو سکتی تھی۔ وہ کم از کم عام اخلاق ہی میں یورپ سے برتر ہو کر دکھائینگے لیکن جو لوگ کسی میونسپل کمیٹی کی ممبری تک کے لئے ووٹ حاصل کرنے کی خاطر رنڈیوں کی اعانت سے کام لیتے ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں کلکتہ کے ایک میونسپل امیدوار کی طرف سے ظہور میں آیا تھا۔ ان سے اخلاق کے دکھانے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ اب ضرورت ہے کہ مسلمان سلمان بنکر انک لعلیٰ خلق عظیم کے مصداق رسول عربی کا نمونہ پیش کریں ✣

کانپور پر کیوں اسقدر مصیبت ہے؟

اگرچہ خدا تعالےٰ ظالم نہیں بیدرد نہیں علیم بذات الصدور ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ دُعا مانگنے والوں کی دُعائیں سُنتا ہے لیکن وہ غیور اور بے نیاز بھی ہے۔ اس کا علم ہمارے علم سے وسیع ہے اسکی مصلحت اسکے ارادوں کا انسان احاطہ نہیں کر سکتا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ "مظلومان کانپور بلاوجہ گرفتار مصیبت ہیں انکی ہتھکڑیاں کمرہ عدالت میں بھی نہیں کھولی جاتیں۔ اس طرح قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے اور اس گرمی کے موسم میں مسجد کے قرب جوار کے مکانات پر شب کے وقت چڑھنے کی ممانعت کرنیسے مجسٹریٹ صاحب نے مسلمانوں کو تکلیف پر تکلیف دی ہے" ایسے لوگوں کو خوب یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہر ایک مصیبت انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ شور کی بجائے صبر۔ فغاں کی بجائے دُعا کی جائے۔ یاد رکھو۔ مصائب پر مصائب بلاوجہ ہرگز نہیں آتے۔ اپنا قصور ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے اہل کانپور کے لئے موقعہ ہے کہ وہ اس حادثہ کو تازیانہ عبرت سمجھیں اور توبہ و استغفار سے کام لیں۔ اس شہر میں مومنین کا قحط الرجال ہے ہم کو یہ معلوم کرکے تعجب ہوا۔ کہ فی زمانہ مقبول خدا جماعت کا ایک فرد بھی وہاں نہیں۔ یہی کانپور کا گرفتار بلا ہونا بندگان بارگاہ کی کمی کا باعث ہے۔ کوئی ہے جو اس نکتہ سے فائدہ اُٹھائے؟

مقدس کرشن کی جنم اشٹمی

ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح انسانوں میں سے ایک انسان خدا کا مقرب۔ خدا کا پیارا۔ اور ممتاز و معزز ہوتا ہے اسی طرح دنوں میں سے کوئی دن۔ اور راتوں میں سے کوئی رات قرب الٰہی کے حصول اور برکات سماوی کے نزول کے لئے مبارک ہوتی ہے جس رات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دُنیا میں تشریف لائے جس رات اس عرب کے چاند دُنیا کے سورج نے جہانوں کے تاریک گھروں کو روشن کیا وہ مبارک رات تھی۔ اسی طرح جب برہم رشی دیش میں آمنہ و حلیمہ کے مقدس و مطہر لال سے قبل پاکباز وں کے گروہ میں سے ایک رشی ایک نبی ایک روحانیت کا درخشندہ ستارہ ماتا دیوی کے اندھیرے زندان کو روشن اور بے سود ہامیا کے بے چراغ گھر میں اجالا کرنے کیلئے پیدا ہوا تھا وہ رات بھی مبارک رات تھی۔ کیونکہ اس رات پاپیوں کے رُدر اور نیکوکاروں کے گوپال کرشن نے جنم لیا تھا۔ پس اگر ۲۵ اگست کی شب بھارت نواسی ہندو کے لئے متبرک ہے تو یہ رات دین حجازی کے تابع مسلم کے لئے بھی تقدیس کا حکم رکھتی ہے اور اگر ایک کرشن کا عاشق ہند کی حالت زار دیکھ کر

ع المدد لے کرشن اب پھر وقت ہے اوتار کا

نعرہ مستانہ بلند کرتا ہے تو احمدی اس کا ہم آہنگ ہو کر اس کو مژدہ جانفزا سُناتا ہے کہ جس رُدر گوپال کرشن کی مہا گیتا میں لکھی ہے اُس نے اہل ہند کی اصلاح کے لئے بدیش چھوڑ کر اب پھر دیش میں جنم لیا۔ اور وہ مادر ہند کا سچا خیر خواہ کرشن اوتار احمد قادیانی تھا۔ پس کرشن کا سچا سیوک اور پیارا وہ ہے جو اس پر ایمان لائے ✣

نیرنگئے زمانہ

وہ جو چشم بصیرت رکھتا ہے وہ جو تغیرات عالم پر ایک نظر ڈالتا ہے وہ جو ہر رنگ میں ہر تبدیلی میں ہر تغیر میں۔ غرض ہر بات میں ایک بات دیکھتا اور اس جہان میں جو کچھ ہو رہا ہے اُسے کسی زبردست طاقت کی۔ زبردست مصلحت پر محمول کرتا ہے وہ ریوٹر کی تازہ خبر کو پڑھ کر سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا پکار اُٹھے گا۔ جو ٹرکی اور بلغاریہ کل تک ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے اور جس دشمن اسلام وحشی بلغاریہ کے ظلم و جبر کی حکائتیں ترکی سپاہ کے سینوں میں آتش انتقام کو بھڑکا رہی تھیں وہ آج پھر ٹرکی کا حلیف اور اپنے سابقہ حلیفوں سے بدلہ لینے کے لئے سابقہ دشمن کا ساتھ ہونے والا ہے۔ بلغاریہ کا کمشنر عہدنامہ کرنیکے لئے قسطنطنیہ آچکا ہے اس کا فوجی اعزاز سے استقبال کیا گیا ہے اس تغیر سے یونان چوکنا ہو گیا۔ اور فوجوں کو منتشر کرنے کا کام روک رہا ہے خدا معلوم ابھی بلقان میں کیا ہونے والا ہے اور آسمان کیا کیا رنگ بدلے گا۔ ابھی اور کیا کیا ہو گا۔ ممکن ہے کہ مقدونیہ آزاد ہو جائے۔ ممکن ہے کہ یورپ کے خرمن امن پر بجلیاں گر جائیں ممکن ہے ع کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں۔ کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہو۔ اور وہ گھڑی قریب ہو جسکی نسبت کہا گیا ہے کہ ع

اک برہنہ سے نہ یہ ہو گا کہ تا باندھے ازار

بغداد ریلوے

بغداد کا نام گزشتہ اسلامی سطوت و اقبال اور طاقت و جلال کی یاد ہے اور اس نام کے سُنتے ہی خلافت عباسیہ کے علم و فضل دولت و جبروت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آتا اور دردمند دل پر چوٹ کا کام دیتا ہے اگرچہ اب بغداد وہ باغ داد نہیں وہ ہاروں و ماموں کا صدر مقام اسلامی توقیر و عظمت کی جگہ نہیں۔ تاہم اپنے سابقہ اجاڑنے والوں دشمنان اسلام اور موجودہ برائے نام مسلمانوں کے ساتھ میں ہے اس لئے اسکی رہی سہی عظمت اور اسلامی اثر کا خاتمہ ہوتے دیکھنا طبیعت کو ناگوار اور قلب کو شاق گزرتا ہے لیکن توتی الملک من تشاء کے حکم آسمانی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ یورپین اقوام رہی سہی اسلامی حکومت ٹرکی کے حصہ بخرے کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ اور اپنے آہستہ آہستہ دخل دینے کی معلومہ حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں۔ چنانچہ جرمنی نے خلافت عباسیہ کے قدیم پایہ تخت کا رُخ بغداد ریلوے کے ذریعہ سے کر رکھا ہے۔ اور تازہ برقی خبروں میں اس ریلوے کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا ہے اُس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ کس طرح یورپ حصول مدعا کے لئے باہمی سمجھوتے کرتا۔ اور ایشیائی ممالک کو تقسیم کرتا ہے۔ ایک موقعہ پر ترکی گورنمنٹ نے روس و جرمنی سے ایک لطیف سوال کیا تھا۔ اس کا اعادہ ہمارے اس نوٹ کی توضیح کے لئے کافی ہو گا۔ باب عالی نے دریافت کیا "کہ کیا وجہ ہے کہ ریلیں تو ترکی گورنمنٹ کی ہیں لیکن ان کے متعلق گفت و شنید روس و جرمنی میں ہو رہی ہے اور ٹرکی سے واسطہ ہی نہیں رکھا جاتا" ایسا ہی اب تعجب ہے کہ ریلیں تو ترکی ہیں لیکن سمجھوتہ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان میں ہو رہا ہے۔ کیا ان حالات کو دیکھ کر بھی لوگ اپنی سیاسی اہمیت کی ڈینگ مارتے رہیں گے۔ اور اسلامی حمیت سے کام لیکر مسلمان بننے کی کوشش نہ کرینگے؟ ✣

آریہ سماج سے بدظنی

ستیہ دھرم پرچارک لکھتا ہے کہ "کچھ لوگ آریہ سماج میں داخل بھی ہوتے ہیں تو وہ اعلیٰ طبقہ میں سے نہیں ہوتے اور جو شکایت ہمیں عیسائیوں کی اشاعت کے متعلق تھی وہی اب ہمارے اوپر عائد ہو رہی ہے۔ اور **تعلیم یافتہ طبقہ آریہ سماج سے بدظن ہو رہا ہے**" جو بات ستیہ دھرم پرچارک کو آج معلوم ہوئی ہے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات و کتب کا مطالعہ کرنیوالے جانتے ہیں کہ اللہ کے مامور نے آجسے برسوں پہلے بتائی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی چندروزہ ہے یہ سو سال کے اندر تباہ ہو جائینگے خدا تعالےٰ کے فرستادہ کے الفاظ ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہو رہے ہیں۔ وہ آریہ سماج جو گندہ دہانی اور دشنام دہی اور بیباکی

ایک قیامت خیز سانحہ کنجاہ میں

ہمیں معتبر ذریعہ سے یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا ہے کہ وہاں کا ایک ہندو دکاندار نے قرآن شریف ردّی میں لایا ہے اور اب وہ ان سے پڑیاں باندھنے کا کام لیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف وہ وزیر آباد سے لایا ہے اور ابھی آٹھ من کے قریب ردی اس کے پاس ہے۔ خدا جانے وزیر آباد یا کنجاہ کے مسلمان مر گئے ہیں یا ابھی ان میں کچھ دم باقی ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ وہ کانپور کے ناعاقبت اندیش مسلمانوں کی طرح قانون کو ہاتھ میں لیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ردّی بیچنے والوں اور ایسے دکاندار ہندوؤں کی دوکان کو بائیکاٹ کر دیں اور اہالیان گجرات نے پچھلے دنوں جو طرز عمل اختیار کیا اس پر کاربند ہوں ٭

بصرہ کا واقعہ ہائلہ

اخبار صباح اخبار دستور سے نقل کرتا ہے جو کہ بصرہ سے نکلتا ہے کہ وہاں کی گورنمنٹ نے چار شخصوں کو گرفتار کیا ہے جن پر انجینیئر جنرل فرید بک اور گورنر بدیع نوری بک کے قتل کا شبہ تھا یہ اشخاص حمد اسعد دن کی جماعت میں سے ہیں جو ان سے بغض رکھتا تھا۔ راستے میں ایک مجرم بھاگا اور پولیس نے اس پر گولی چلائی زخمی کر کے دوبارہ گرفتار کر لیا ٭

بلاد عثمانیہ میں روسی

اخبار ادیوں کا بیان ہے کہ سینٹ پیٹرسبرگ کی وزارت نے آستانہ میں ایک روسی امیر بھیجا ہے جو کہ روس کا ایک بڑا عہدہ دار ہے تاکہ وہ اقتصادی امور کے متعلق درس دے جس سے اُسکے متولین امتیازی طور سے فائدہ اُٹھا سکیں

سفیر آسٹریا

گذشتہ ہفتہ کا یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ آسٹریا کا سفیر اپنی گاڑی میں سوار تھا اور سینی گوئی کیطرف جا رہا تھا اس کی گاڑی کے گھوڑے بڑی تیزی سے دوڑے اور سمندر کیطرف بڑی سختی سے چل پڑے جب سفیر کو معلوم ہوا کہ یہ خطرہ واضح ہے اس نے اپنا دل مضبوط کیا اور زمین پر کود پڑا اتفاقاً سفارتخانہ ایطالیہ کے ایک طبیب کی کشتی پاس سے گذر رہی تھی ایطالی طبیب نے سفیر کو کشتی میں بٹھا لیا اور دونوں نے اپنی آنکھوں سے گھوڑوں کو سمندر میں ڈوبتے دیکھا ٭

ملک شام میں اختصاص

عثمانی عرب کے مطالبات میں سے یہ بھی تھا کہ ہر صوبے کے صیغہ رفاہ عام میں اصلاح کیجاوے اور اہالی صوبہ کے حقوق کی نگہداشت خصوصیت سے کیجاوے ایک یہ بھی مطالبہ تھا کہ صیغہ اوقاف میں اصلاح کیجاوے۔ ان صیغوں کی اصلاح ہونی چاہیئے جو کہ اوقاف کے ماتحت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا عوام کے ساتھ بہت تعلق ہوتا ہے۔ اور اس کے بقایا اموال بالخصوص تعلیمی امور میں زیادہ تر خرچ کرنا چاہیئے۔

اخبار اقدام رقمطراز ہے کہ باب عالی نے نظارۃ الاوقاف کو محو کر دینے اور اس کی بجائے اوقاف اسلام کے لئے ایک انجمن بنانے کا حکم صادر فرمایا ہے جسکا نام عمدۃ الاسلام ہوگا اور اس کا ایک مدیر عام ہوگا۔ اور پہلی دفعہ خود جلالتمآب سلطان المعظم اس مدیر کا تقرر فرمائینگے جو کہ چار برس تک ادارت کا کام کریگا اور اس مدت کے اختتام پر اسلامی طائف میں سے انتخابی طور سے اس کا جانشین متعین ہوگا ٭

اخبار نویسوں کی کانفرنس

انگلستان میں ایک شہر یارک ہے وہاں گذشتہ ماہ میں اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس کانفرنس کے صدر جلسہ نے ایک نہایت دلچسپ تقریر فرمائی جس میں اُنھوں نے اخبارات کی اُس ترقی کا ذکر فرمایا جو گذشتہ ۲۰ سال کے اندر اندر وقوع میں آچکی ہے اور اس کے علاوہ آپ نے آئندہ آنے والے ۲۰ سال کے اندر اخبارات میں جو مزید تغیرات ہونیوالے ہیں اُن پر بھی رائے ز[illegible]ی کی اور فرمایا۔

اخبارات کا مستقبل

اگر میں ڈاکٹر رسل کیطرح آنیوالے واقعات کے متعلق پیشگوئی کرنی چاہوں تو میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آئندہ روزانہ اخبار کم ہونگے اور کوشش کیجائیگی کہ چھوٹے چھوٹے اخباروں کو ملا کر ایک کر دیا جائے کیونکہ جس اخبار کے ناظرین کی تعداد ۵ لاکھ سے بھی کم ہوگی اُس کو پبلک کا اخبار کہنا مشکل ہوگا۔ اور کم حیثیت اخبارات جو خبروں کے بہم پہنچانے۔ واقعات کے فراہم کرنے پر زر خطیر صرف نہیں کر سکتے خود بخود معدوم ہوتے جائینگے۔ اور بوجہ کثرت اخراجات اہل دولت کے سوا کسی اخبار کا چلانا امر محال ہو جائیگا ٭

قومی اخبارات کے حجم میں تو فرق نہیں آئیگا۔ البتہ اُن کے صفحات چھوٹے اور [illegible] سلائی زیادہ عمدہ ہو جائیگی اور اُن میں رنگین تصاویر کا بھی اضافہ ہوگا۔ اخبارات کے تقسیم کرنیکا طرز بھی بہت کچھ تبدیل ہو جائیگا۔ [illegible] اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے دور دور کے مقامات پر اخبار تقسیم کیا جائیگا ٭

علاوہ ازیں برقی ریل اور موٹر گاڑیاں بھی اس کام کے لئے استعمال کیجائینگی۔ اور ان گاڑیوں کے لئے مخصوص سڑکیں بھی بنائی جائینگی آبادی کے بڑے بڑے مرکزوں میں برقی نالیوں کے ذریعہ اخبار پہنچایا جایا کریگا۔ صبح و شام کی اشاعت کے بجائے رات اور دن میں ہر گھنٹہ گھنٹہ کے بعد اخبار شائع ہونگے خبروں کی فراہمی کے لئے بے تار کا ٹیلیفون کام میں لایا جائے گا۔ اور رپورٹر کے پاس ایک ایسا اعلیٰ ٹیلیفون ہوگا جسکو وہ حسب ضرورت جہاں چاہے لیجائے وہ اس بات کا محتاج نہ ہوگا کہ وہ کسی ٹیلیفون آفس میں جائے اور پیام کو قلمبند کرے۔ وہ براہ راست اپنے اخبار کو خبر بھیج سکیگا۔ دفتر کے ٹیلیفون سے اخبار کا سب ایڈیٹر ٹائپ کیا ہوا پیام وصول کریگا ٭

بڑے بڑے شہروں میں خبروں کا انتظام۔

آئندہ کے لئے اخبارات کا مقابلہ دوسرے اخبارات سے نہیں ہوگا بلکہ مقابلہ کی بات تو یہ ہوگی کہ خبریں پبلک تک کسطرح پہنچائی جاتی ہیں۔ اس کے لئے گراموفون یا متحرک تصاویر کے آلہ یا کسی اور اسی قسم کی مشین سے کام لیا جائیگا اور خبروں کو دست بدست بسرعت تمام ناچ گھروں وغیرہ میں پہنچا دیا جائیگا۔ ممکن ہے کہ لوگ خبروں کے جلد جلد پہنچنے سے پڑھنے میں تساہل سے کام لیں اس لئے کسی طاقتور فونوگراف کی مدد سے اُن کو پڑھ کر پھر سنا دیا جا سکیگا۔ اور لوگ باغ یا تفریح گاہوں میں بیٹھے تازہ خبریں سُن سکا کرینگے ٭

چین کی خانہ جنگی

چین کی خطرناک خانہ جنگی اُن تمام لوگوں کے لئے باعث تشویش ہے جو ایشیائی ممالک کو ذلت کی غار سے نکلنا اور عزت و عروج کی بلندی پر کھڑا ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ شمالی فوجوں نے نانکنگ فتح کر لیا اور جنوبی جمہوریت اسوقت مغلوب ہو چکی ہے۔ لیکن جس شخص نے مانچو خاندان کو تباہ کیا اور جو موجودہ شورش کی روح رواں ہے وہ ابھی تک جاپان میں زندہ و سلامت بیٹھا ہے۔ یعنی ڈاکٹر سن یت سین جو اپنی ہردلعزیزی اور قابلیت کے لحاظ سے اہل چین کے قلوب میں خاص وقعت رکھتا ہے وہ اس مغلوبیت کا بدلہ لینے کے لئے موجود ہے۔ اس لئے یہ خیال کر لینا کہ یوان شیکائی نے غلبہ حاصل کر لیا ہے قبل از وقت ہے۔ ممکن ہے کہ سن یت سن آئندہ چین کے لئے شاہ سعود ن سالار الدولہ ثابت ہو ٭ ڈاکٹر سن یت سین کا پیغام جو اُس نے یوان شیکائی کو ارسال کیا یہ خلاصہ ہے کہ آپ اس ذمہ داری کے منصب سے سبکدوش ہو جائیں کیونکہ ملک کی بہتری اسی میں ہے اگر آپ میری نصیحت کو مان لیں تو میں جنوب و مشرق کی رعایا و سپاہ کو ہتھیار ڈالنے اور اپنے مطالبات کو معتدل کرنیکی ترغیب دونگا

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ

الاسلام

رب العالمین کا مذہب

ہم نے پچھلے ہفتہ لکھا تھا کہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ خدا کسی خاص قوم کا خدا ہے بلکہ انکی ربوبیت عام ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کا بھیجا ہوا مذہب اور ہدایت بھی عام ہونے چاہئیں اور کسی زمانہ یا قوم سے مختص مذہب رب العالمین کا بھیجا ہوا مذہب نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ اسلام بڑے زور سے اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ خدا کی ہدایت ہمیشہ اور ہر قوم میں آتی رہی ہے۔

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس عقیدے کے خلاف دیگر مذاہب نے کیا رویہ اختیار کیا۔ اور کیونکر اسلام کو دیگر مذاہب پر فضیلت ہے۔

مسیحیت یہودی مذہب کی ایک شاخ ہے اور اصل میں حضرت موسیٰ کا لایا ہوا مذہب ہی بعض لوگوں کے دماغوں کی اختراعات کے ساتھ ملکر موجودہ صورت میں ہم تک پہنچا ہے ورنہ اس مذہب کی ابتدائی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ در حقیقت یہودیت ہی کے تازہ کرنے کے لئے اس مذہب کا اجرا ہوا تھا۔ خود حضرت مسیح فرماتے ہیں میں تورات کی تعلیم کو مٹانے نہیں آیا۔ بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ اس لئے مسیحیت اور یہودیت کے خیالات اس بارہ میں بالکل ایک ہیں اور انکی بنا اس اصل پر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک خاندان سے تعلق پیدا کیا اور اپنی نبوت کو نسلاً بعد نسلاً اسکے ساتھ خاص کر دیا حتیٰ کہ بعض پُرجوش موئدین مذہب کے نزدیک تو نہ صرف خدا نے نبوت کو ایک خاص قوم میں محدود کر دیا بلکہ ہدایت اور رشد بھی اسی کا حصہ کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کی درگاہ میں سوائے ایک یہودی النسل انسان کے اور کوئی شخص قبول نہیں ہو سکتا۔ اس عقیدہ کی تائید کیلئے بائبل میں نسب ناموں کا سلسلہ درج کرنا پڑا جس سے معلوم ہو سکے کہ کس طرح آدم سے لیکر بنی اسرائیل کے نبیوں تک خدا نے ایک قوم کے ساتھ اپنا عہد نباہا۔ لوگ عام طور پر بائبل پڑھکر حیران ہوتے ہیں کہ نسب ناموں کے درج کرنے کی کیا وجہ ہے انھیں معلوم نہیں کہ نسب ناموں کے درج کرنیکی غرض یہی ہے کہ تا ثابت کیا جائے کہ یہوواہ نے ایک خاص خاندان کو اپنی ہدایت کیلئے چن لیا۔ اور اسکے سوا باقی قوموں کو ترک کر دیا یہی وجہ ہے کہ یہودی ابتک دوسری قوموں کو اپنے اندر ملانے سے محترز ہیں اور نجات کو صرف یہودیوں سے مخصوص سمجھتے ہیں۔ اہل ہنود کا بھی یہی دعویٰ ہے اور انکا مذہب ہے کہ الہام صرف ایک خاص قوم سے متعلق ہے اور صرف چار رشیوں کے ساتھ خدا نے تعلق الہام کو قائم کیا ہے اور دوسرے لوگوں کو اس سے محروم کر دیا ہے اور کوئی شخص خواہ کتنا ہی زور مارے اور لاکھ سر پٹکے اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلیگا اور خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ کلام کر کے ہمیشہ وہ راستہ ہی بند کر دیا ہے ہندوستان کے باہر باقی کل دنیا اس سے محروم کیگئی ہے ہاں ہندوؤں کے دو فرقہ ہیں ایک تو یہ خیال کرتا ہے کہ نہ صرف ویدوں کے بعد کلام الٰہی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے بلکہ جو شخص ویدوں کا منکر ہے وہ نجات پا ہی نہیں سکتا۔ اور صرف ویدوں پر عمل کر کے ہی انسان پرمیشور کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے ورنہ اسکے لئے ہزاروں قسم کے عذاب اور دکھ مقدر ہیں اور وہ سخت عذابوں میں مبتلا کیا جائے گا اور جونوں کے چکروں میں جکڑا جائیگا۔

اس فرقہ نے اسلام کی دیکھا دیکھی اب آکر اپنے مذہب کے خلاف یہ فیصلہ کیا ہے کہ دیگر مذاہب کے پیرو بھی شدھی کے ذریعہ اس فرقہ میں شامل کئے جا سکتے ہیں لیکن اسوقت تک اس سے پہلے جسقدر ہندوؤں کے فرقے گذرے ہیں وہ دوسری قوموں کو اپنے میں شامل کرنے سے انکاری ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات اب دیگر مذاہب سے ڈر کر اختیار کی گئی ہے۔

دوسرا فرقہ جو اصل اور پرانا ہے اور آج سے قریباً تیس چالیس سال پہلے ہی ہندوستان میں رائج تھا۔ اس کا یہ عقیدہ ہے کہ سب مذاہب اپنے اپنے رنگ میں اچھے ہیں لیکن بہتر اور پرمیشور کا مذہب سناتن دھرم ہی ہے اور وید کی پیروی کے بغیر انسان ان اعلیٰ کمالات انسانی کو حاصل کر نہیں سکتا جن تک پہنچنا انسان کی طاقت اور وسعت میں رکھا گیا ہے لیکن ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اس مذہب میں غیر کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اور اعلیٰ ترقیات کا دروازہ خدا تعالیٰ نے صرف ہندو جاتی کے باشندوں کے لئے ہی کھولا ہے اور نسلاً بعد نسلاً انھیں کیلئے کھلتا آ رہا ہے اگر کسی غیر مذہب کا پیرو انکے مذہب کی خوبیوں کو دیکھ کر لاکھ کوشش کرے گا ان تک نہیں پہنچ سکتا۔

پارسیوں کا بھی یہی مذہب ہے۔ بدھ بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا تعلق سوائے انکے پیشواؤں کے اور کسی مذہب سے نہیں ہوا لیکن جب قانون قدرت کو دیکھا جاتا ہے تو جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں خدا کی پیدا کردہ اشیاء سے سب فائدہ اٹھاتے ہیں اور کسی زمانہ یا مکان سے وہ مقید نہیں ہیں۔ اس کا سورج جسطرح آج سے سو سال پہلے چڑھتا تھا۔ اسی طرح ہزار سال پہلے چڑھتا تھا اور اسی طرح اب چڑھتا ہے اور جسطرح ہند کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جبرح جاپان اور ایران وافغانستان یورپ امریکہ کے لوگ بھی مستفید ہوتے ہیں پس ایسے چیزیں جو زندگی کا باعث ہوں اس نے عام رکھی ہیں اسی طرح ضروری ہے کہ روحانی زندگی کے سامان بھی وہ عام ہی رکھے۔ ہاں اگر کوئی شخص خود اسکے سورج سے چھپ جائے اور دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے تو انہیں سورج کا یا اسکے پیدا کرنیوالے کا قصور نہ ہوگا بلکہ خود اس شخص کا قصور ہوگا جو اس سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔ اسیطرح روحانی ہدایت کا سورج بھی عام ہی ہونا چاہیئے اور ہر ایک کی گرفت کے اندر ہونا چاہیئے تا وہ اس سے نفع حاصل کر سکے اور باوجود طاقت اور مقدرت کے اگر کوئی شخص خود ہٹ اور ضد سے کام لیکر اس سے مستفید نہ ہو تو پھر یہ اسکی اپنی شرارت کا نتیجہ ہوگا۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن جو مذہب یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہدایت اور الہام کو اس نے صرف کسی خاص شخص یا قوم کے لئے مخصوص کر دیا ہے اپنر ضرور اعتراض آتا ہے کہ جب خدا رب العالمین ہے تو کیونکر ہوا کہ اس نے اپنی ہدایت یا الہام کو بعض زمانوں کے لوگوں یا بعض ممالک کے باشندوں پر حرام کر دیا۔

اسلام کی تعلیم جیسا کہ میں پہلے مجملاً لکھ آیا ہوں۔ ایسی تنگ خیالی پر مبنی نہیں بلکہ رب العالمین خدا کی صفات حسنہ کے عین مطابق ہے اور اسلام اسبات کا اقرار کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام آج سے تیرہ سو سال پہلے صرف رسول کریم پر ہی نازل نہیں ہوا۔ بلکہ پہلے بھی نازل ہوتا ہے اور اسطرح وہ بہت سے مذاہب کا رد کرتا ہے جو اپنے پیشواؤں سے پہلے کسی اور پر نزول کلام کے قائل نہیں اسی طرح اسلام اسبات کا بھی قائل نہیں کہ کلام الٰہی ہمیشہ کسی خاص خاندان پر ہی نازل ہوتا رہا ہے بلکہ وہ مدعی ہے کہ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ہر ایک قوم میں نبی آتے رہے ہیں اور اس طرح اسنے یہودیت اور اسی کی طرح کے ان مذاہب کا انکار کر دیا ہے جو نبوت اور الہام کو ایک خاص خاندان کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں اور وہ ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہر قوم میں خدا کے پاک لوگ گذرے ہیں خواہ وہ ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ہوں یا نہ ہوں اسی لئے اسنے نسب ناموں کا سلسلہ ہی اُڑا دیا۔

پھر اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ اسمیں داخل ہونے اور اسے قبول کرنے کے لئے کسی خاص قوم یا نسل سے ہونیکی ضرورت نہیں بلکہ دنیا کی کل قومیں اور گروہ اسمیں شامل ہو سکتے ہیں اور اس طرح اس نے اس جنبہ داری کے الزام کو اُڑا دیا۔ جو بعض مذاہب اپنی اپنی تعلیموں کے دائروں کو تنگ کر کے خدا پر عائد کرتے تھے کہ وہ صرف خاص نسلوں اور قوموں کو ہدایت کرتا ہے بلکہ قرآن شریف نے رسول کریم کی نسبت صاف فرما دیا کہ قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا اے رسول لوگوں کو کہدے کہ میں کسی خاص قوم یا گروہ کیلئے نہیں آیا بلکہ سب بنی نوع انسان کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ اور کوئی طالب ہدایت ہو میری رسالت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اسی طرح اسلام نے الہام کے دروازہ کو ہمیشہ کیلئے کھولکر خدا پر سے اس الزام کو دور کیا کہ وہ پہلے زمانہ میں اپنے عشاق اور فدائیوں سے کلام کرتا تھا۔ اور اب نہیں کرتا۔ اور اس عقیدہ میں اسلام کے سوا سب مذاہب مشترک ہیں مگر اس سے بھی خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت عالمین پر الزام آتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے زمانہ میں روح میں جو جذبہ اپنے خالق سے ہمکلام ہونیکا ہے اسے پورا کیا کرتا تھا لیکن اب نہیں کرتا*

* اس لئے اسلام نے جو خدا کو رب العالمین قرار دیتا ہے اسے بھی باطل کیا اور کہا کہ یہ معبودان باطلہ کی صفت ہے اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا۔ لیکن رب العالمین خدا وہ ہے جو کہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ گویا صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لئے کلام الٰہی کا سلسلہ جو روح کی اصل غذا ہے ہمیشہ کیلئے جاری کر دیا پس صرف اسلام ہی رب العالمین کا مذہب ہو سکتا ہے نہ کوئی اور مذہب*

تصدیق المسیح

ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومھم فجاءوھم بالبینٰت فانتقمنا من الذین اجرموا ؕ وکان حقا علینا نصر المؤمنین ○ اللہ الذی یرسل الریح فتثیر سحابا فیبسطہ فی السماء کیف یشاء و یجعلہ کسفا فتری الودق یخرج من خلٰلہ فاذا اصاب بہ من یشاء من عبادہ اذا ھم یستبشرون ○ وان کانوا من قبل ان ینزل علیھم من قبلہ لمبلسین ○ فانظر الی اٰثار رحمۃ اللہ کیف یحی الارض بعد موتھا ان ذالک لمحی الموتٰی وھو علی کل شیء قدیر

ایک زمانہ دنیا میں ایسا آتا ہے کہ سخت حبس ہوتا ہے تمام شخص گھبرا جاتے ہیں ہر ایک چیز خشک نظر آتی ہے۔ درختوں کو دیکھو مرجھائے ہوئے ہوتے ہیں پتے سوکھ جاتے ہیں گرد و غبار چھایا ہوا ہوتا ہے اور پھیکے نظر آتے ہیں بہت سی شاخیں تو سوکھ جاتی ہیں اور جو ہری بھی ہوتی ہیں انپر بھی ذرات خاک حسرت و یاس کا رنگ چڑھا دیتے ہیں اور ان کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی کے ماتم میں سوگوار کھڑی ہیں۔ چشموں کے پانی سوکھ جاتے ہیں کنوئیں بجائے صاف پانی کے خاک آلودہ پانی دینے لگتے ہیں جانور سوکھ جاتے ہیں ان کی پسلیاں اندر گھس جاتی ہیں چارہ کی کمی کی وجہ سے نجاست اور گندگی پر منہ مارنے سے بھی نہیں رکتے کوئی چیز جو پیٹ کو تھوڑی دیر کے لئے تسکین دے سکے اسے نگلنے میں دریغ نہیں کرتے خود انسان جو اپنی حفاظت کیلئے ہزاروں تدبیریں کرتا ہے گھبرا جاتا ہے ہزاروں بھوکوں مرجاتے ہیں ہزاروں ادھ موئے ہو جاتے ہیں آدمی گھاس پات کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتے بعض ان میں بچوں تک کو ذبح کر کے کھا جاتے ہیں اور ایسے نوبت ہی جو اپنی اولاد فروخت کر دیتے ہیں آنکھیں گڑھوں میں گھس جاتی ہیں ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں ایک ایک لقمہ کے لئے قتل و خونریزی سے لوگ دریغ نہیں کرتے ظلم بڑھ جاتا ہے تعدی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور کسی کے حقوق کی رعایت نہیں رہتی اپنی اپنی جان کی ہر ایک کو فکر پڑ جاتی ہے مردنی چھا جاتی ہے در و دیوار سے نحوست ٹپکتی ہے۔ اپنے بیگانے اور بیگانے دشمن ہو جاتے ہیں غرض کہ آسمانی پانی کے رک جانے سے دنیا کی جو کیفیت ہو جاتی ہے وہ قحط کی رپورٹوں سے پڑھ کر ہر ایک دریافت کر سکتا ہے وہ تاریکی کے ایام ہوتے ہیں جن میں نیکی و بدی میں کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب لوگ انسانی کوششوں سے ناامید ہو جاتے ہیں اور بہت ہیں جو کہہ اٹھتے ہیں کہ اب موت ہی موت ہے بارش بالکل نہ ہوگی۔

اس ناامیدی سے امید کی جھلک نمودار ہوتی ہے اور اسوقت جبکہ امیدیں منقطع ہو چکی ہوتی ہیں ٹھنڈی ہوائیں چلنی شروع ہوتی ہیں اور اپنے ساتھ بادلوں کو بھی اٹھا لاتی ہیں مردہ دلوں میں جان آجاتی ہے اور وہ آنکھوں والے اس بادل کو دیکھ کر اپنے رب کی رحمتوں کے نظارے پیشتر ہی اپنی آنکھوں کے سامنے کھینچ لیتے ہیں بادل آتا ہے اور خوب گھر کر آتا ہے پہلے کچھ بوندیں پڑتی ہیں زمین جو مدتوں سے خشک ہوتی ہے ان بوندوں کے پڑتے ہی انہیں اچک لیتی ہے پھر کچھ اور بوندیں پڑتی ہیں ان کا بھی یہی حشر ہوتا ہے پھر اور پڑتی ہیں انہیں بھی زمین چوس لیتی ہے۔ غرض کچھ دیر تک تو پانی پڑتے ہی خشک ہو جاتا ہے لیکن کچھ دیر کے بعد جب زمین کی پیاس بجھ جاتی ہے تو پھر پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور جنگلوں اور وادیوں کو بھر دیتا ہے۔

اب وہی درخت جو مرجھائے ہوئے ہوتے ہیں تر و تازہ ہو جاتے ہیں مرجھائے ہوئے ان کے پتہ پتہ سے رونق ٹپکتی ہے شاخ شاخ میں کونپلیں نکلنے لگتی ہیں بند چشمے پھوٹ پڑتے ہیں خشک کنوؤں میں پانی آجاتا ہے گھاس بکثرت نکل آتا ہے غلہ کی پیداوار شروع ہو جاتی ہے۔ وہ سوکھے ہوئے جانور جن میں ہڈی اور کھال کے سوا کچھ باقی نہ رہا تھا پھر موٹے تازے ہو جاتے ہیں آدمی آدمی بن جاتے ہیں ہوش و حواس واپس آجاتے ہیں اور ہر چیز میں ایک زندگی اور تازگی نمودار ہونے لگتی ہے یہ وہ قاعدہ ہے جو مادی دنیا کے متعلق خداتعالیٰ نے جاری کر رکھا ہے ہر تنگی کے بعد کشائش ہوتی ہے ہر قحط کے بعد فراخی ہوتی ہے اور یہی قاعدہ عالم روحانیت میں جاری ہے۔

بعض زمانہ ایسے آتے ہیں کہ جب لوگ خداتعالیٰ کو اپنے اعمال سے ناراض کر دیتے ہیں اور وہ ان کی مدد سے رک جاتا ہے۔ اور روحانی پانی کا قحط پڑ جاتا ہے۔ جب آسمان سے پانی نہ نازل ہو تو زمینی پانی بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح

جب آسمانی فیوض کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے تو دلوں کے چشمے بھی سوکھ جاتے ہیں اور وہ معرفت کے دریا جو اس سے پہلے سینوں میں جاری ہوتے تھے بند ہو جاتے ہیں اور تقویٰ کا درخت سوکھ جاتا ہے اور اس کے پتے گر جاتے ہیں اور عمل کی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور لوگ طرح طرح کی بدیوں اور گندوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور خدا کو بھلا بیٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور قیامت کو طاق نسیاں میں رکھ دیتے ہیں شریعت کو ترک کر دیتے ہیں یہ نہایت ناامیدی کا زمانہ ہوتا ہے صداقت اور راستی کے طالب تو مر ہی جاتے ہیں لوگوں کی غفلتوں اور شرارتوں کو دیکھ کر خداتعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھتا ہے اور وہ ان پر وبائیں بھیجتا ہے ان میں نفاق پیدا کر دیتا ہے اتفاق و یکجہتی کو دور کر دیتا ہے فسق و فجور پھیل جاتا ہے حکومتیں برباد ہو جاتی ہیں سلطنتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ دشمنوں کو اس مغضوب علیہم جماعت پر مسلط کر دیتا ہے وہ انکو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں ظلم کرتے ہیں ذلیل کرتے ہیں لیکن ان کی مجال نہیں ہوتی کہ آگے سے کچھ کر سکیں

جب حالت یہاں تک پہنچ جاتی ہے تو خدا اپنے بندوں میں سے ایک دردمند دل کو چنتا ہے اور اس کے درد کو اور ترقی دیتا ہے وہ رات دن دعاؤں میں لگا رہتا ہے اور لوگوں کی حالت دیکھ کر اس کا دل پگھلتا ہے اور دنیا کی مصیبتیں دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں وہ چلا چلا کر رو رو کر خداتعالیٰ کے فضل کا طالب ہوتا ہے اس کی آہ و زاری اور نالہ و بکا خداتعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔ اور اس کی رحمت کی ہوائیں چلتی ہیں اور عین اس وقت جب دنیا ہلاکت کے گڑھے میں گرنے کے لئے تیار ہوتی ہے فضل کے بادل آجاتے ہیں اور خداتعالیٰ اپنے کلام کی بارش اس بندے کے دل پر نازل کرتا ہے اور چونکہ اس کا دل نہایت وسیع ہوتا ہے وہ اسقدر فضل کا پانی اپنے دل میں جذب کر لیتا ہے کہ سب دنیا کو جذب کر لیتا ہے۔

اس قاعدہ کلیہ کے بیان کرنے کے بعد میں کہتا ہوں کہ کیا عقلمند انسانوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں کہ زمانہ کی حالت کو دیکھیں اور معلوم کریں کہ اسلام پر وہ قحط کا زمانہ آگیا ہے اور جو کچھ ایک ہلاک ہونیوالی قوم کا حال ہوتا ہے وہی حال اسوقت مسلمانوں کا ہو رہا ہے وہ اسلامی حکومتیں اب کہاں ہیں کہ جو چین سے لیکر سپین تک پھیلی ہوئی تھیں وہ اسلامی شان کہاں گئی وہ طاقت کیا ہوئی یا تو اسلام کفر کو کھا رہا تھا یا اب کفر اسلام کو کھا رہا ہے۔ اسلام کی چلتی ہوئی تلوار میان میں جا چکی ہے اور مسلمان اپنی ترقیات کی حد کو پہنچکر تحت الثریٰ میں دھکیل دئے گئے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوؤں کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے اور آپ کو گالیاں دینے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ کیا یہ منظر ایک دردمند انسان کے لئے نہایت مہیب و خوفناک منظر نہیں کیا اسلام کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے مسلمان بیٹھے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ وقت آگیا ہے کہ آسمان سے بارش نازل ہو کیا ابھی اسلام کی ذلت کے دن اور باقی ہیں کیا اسلام کا ضعف اپنی حد کو نہیں پہنچ گیا کیا مسلمان ابھی اسباب کے منتظر ہیں کہ دشمن اسلام کو بالکل پامال کر دیں کیا وہ گھڑی نہیں آئی جب خدا کی غیرت جوش میں آئے اور اپنے فضل کی بارش سے مردہ دلوں کو پھر تسکین دے کیا ابھی کسی مامور کے مبعوث کئے جانے کی ساعت کیلئے انتظار کرنا چاہتے ہیں سننے والے سنیں اور دیکھنے والے دیکھیں کہ وقت آگیا اور خدا کا فضل ایک گھنے بادل کیطرح اسکے بندوں کے سروں پر گھر آیا ہے اور رحمت الٰہی مسیح موعود کی شکل میں جوش میں آچکی ہے ہر قحط کے بعد کشائش ہوتی ہے پھر اسلام کے اس روحانی قحط کے بعد کیوں بارش نہ ہوتی یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا کو روحوں کی اتنی بھی پروا نہیں جتنی ہمارے جسموں کی وہ بڑا رحیم ہے اور اسکی نسبت بدظنی کرنیوالا ہلاک کیا جاتا ہے۔ ہاں اگر کہو کہ اگر مسیح موعود آگیا ہے تو اب یہ آفات کیسی ہیں اور مصائب دور کیوں نہیں ہوتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خشک زمین پر جب بارش پڑتی ہے تو اول اول اس میں سے گرم ہوائیں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں اسیطرح مسیح کی آمد پر زمین اپنے گند نکال رہی ہے جسکے بعد راحت و آرام کے دن ہونگے مگر جو اس فضل کے پانی کو جمع نہیں کرتے وہ خدا کی بادشاہت سے علیحدہ کر دئے جائینگے۔ کہ یہی سنت اللہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو فیصلہ کی گھڑی سے پہلے توبہ کریں۔

امر بالمعروف

نفاق سے بچو

کیسے افسوس کی بات ہے کہ قرآن شریف میں بار بار نفاق کی بُرائیاں بیان کیگئی ہیں اور مسلمانوں کو سخت تاکید کیگئی ہے کہ وہ اس مرض سے پرہیز کریں لیکن فی زمانہ یہ مرض جس قدر ترقی کر گیا ہے اس کی کچھ حد نہیں مسلمانوں نے قرآن شریف کے ہر ایک حکم کو توڑا ہے اور کوئی ارشاد نہیں جس کے خلاف عمل نہ کیا ہو لیکن اس حکم کے توڑنے میں تو کمال ہی کر دیا ہے بہت ہی کم مسلمان ایسے ملیںگے جنہیں اس مرض سے محفوظ کہا جا سکے ورنہ جدھر دیکھو اس کا زور ہے اور جدھر دیکھو اسکا شعار ہے شاید مسلمانوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ منافق انھیں کہتے ہیں کہ جو رسول کریم کے زمانہ میں آپ کے خلاف کفار کے ساتھ سازباز رکھتے تھے ورنہ آپ کے بعد کوئی منافق نہیں ہوتا حالانکہ نفاق کسی خاص زمانہ یا کسی خاص رسول کے منکرین کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ ہر زمانہ میں نفاق کا وجود پایا جا سکتا ہے اور پایا جاتا ہے خصوصاً آجکل تو یہ اپنی حدود سے بہت آگے بڑھ گیا ہے اور اسقدر عام ہے کہ راست باز اور راستگو انسانوں کا گِننا منافقوں کے گِننے سے بہت آسان ہے رسول کریم کے وقت تو منافقین کی تعداد بہت ہی تھوڑی تھی کہ انگلیوں پر گِنے جا سکتے تھے ان کی کثرت تو آپ کے بعد ہی ہوئی اور ہر زمانہ میں ترقی کرتے رہے حتیٰ کہ آجکل کے زمانہ میں تو ان کی کوئی حد ہی نہیں رہی انا للہ وانا الیہ راجعون

بہت دفعہ دیکھا جاتا ہے کہ انسان جہالت کیوجہ سے ایک غلطی کا مرتکب ہو جاتا ہے اور اگر اسے اس کا پورا علم دیا جاوے تو وہ اس سے بچ سکتا ہے اس لئے نفاق پر ہم کچھ لکھنے سے پہلے نفاق کے معنی بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ نفاق اصل میں نفق سے نکلا ہے نفق کہتے ہیں ایک قسم کے چوہے کے اپنے بل کے اُس سوراخ سے نکل جانیکو جو اس نے پوشیدہ بنایا ہوا ہوتا ہے اسیطرح نفاق بھی اسیکو کہتے ہیں۔ ایک چوہا ہوتا ہے جسے عربی زبان میں یربوع کہتے ہیں وہ اپنے بل کے دو سوراخ بناتا ہے ایک سوراخ کو تو ظاہر رکھتا ہے اور ایک کو پوشیدہ کر دیتا ہے جس سوراخ کو ظاہر رکھتا ہے اس میں سے ہمیشہ آتا جاتا ہے ہاں جب کوئی دشمن اسپر حملہ کرے تو وہ دوسرے سوراخ میں سے نکلکر بھاگ جاتا ہے اسطرح اپنی جان کو ہلاکت سے بچاتا ہے اس سوراخ کو جسے چوہا وقتی ضروریات کے لئے بناتا ہے نَفَقَة یا نافِقَاء کہتے ہیں۔ اور منافق کو منافق اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی اس چوہے کی طرح اپنے لئے ایک نافقاء بنا چھوڑتا ہے اور ہمیشہ اپنے ہر ایک کام میں یہ احتیاط کرتا ہے کہ کسی شخص کے اعتراض کے نیچے نہ آجاوے اور کسی شخص کو ناراض نہ کرے اگر وہ دو دشمنوں کے درمیان آجائے تو اپنے لئے کوئی ایسا راستہ تیار کر لیتا ہے کہ جب موقعہ آجائے جھٹ اس کے ذریعہ سے اپنے آپکو بچالے اور ہر ایک زد سے محفوظ رہے۔ پس منافق وہ ہے جو اپنے لئے ایک نافقاء تیار کرتا ہے۔

منافق کی تعریف رسول کریم نے منافق کی یہ تعریف کی ہے اذا حدّث کذب و اذا اؤتمن خان و اذا خاصم فجر و اذا عاھد غدر۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب اس کے پاس امانت رکھائی جائے تو خیانت کرے۔ اور جب کسی سے لڑے تو بدکلامی پر آجائے اور جب عہد کرے تو اس کا خلاف کرے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی یہ تعریف کی ہے ان المنٰفقین یخادعون اللہ وھو خادعھم و اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یرآءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا مذبذبین بین ذالک لا الیٰ ھؤلآء ولا الیٰ ھؤلآء ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا ۝ یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیآء من دون المؤمنین اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطانا مبینا ۝ ان المنافقین فی الدّرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیرا ۝ منافقین اللہ تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں چھوڑ دیگا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو نہایت سستی کا اظہار کرتے ہیں اور انکی نمازیں لوگوں کو دکھانے کے لئے ہوتی ہیں اور خدا کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا وہ کچھ متردد ہی رہتے ہیں نہ اسطرف نہ اسطرف اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کیلئے تجھے کوئی راہ ہدایت نہیں مل سکتی اے مومنو مومنوں کو چھوڑ کر کفار کو دوست نہ بناؤ کیا تم اسطرح خدا تعالیٰ کو اپنی نسبت گرفت کا موقعہ دوگے یہ کام تو منافقوں کا ہے اور منافق تو جہنم کے نچلے سے نچلے حصہ میں گرائے جائینگے اور تو ان کا کوئی مددگار نہ پائیگا۔

ان دونوں تعریفوں کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اصطلاح میں منافق کہتے ہیں اسے جو خدا کو چھوڑ بیٹھے نماز کے ادا کرنے میں سُست ہو اور پڑھے بھی تو لوگوں کو دکھانے کے لئے وہ دو مخالف جماعتوں کو خوش کرنا چاہے نہ ادھر کا ہو نہ ادھر کا مومنوں کو چھوڑ کر کفار سے تعلق رکھے اور کافروں سے دوستی پیدا کرے جھوٹ بولے امانت میں خیانت کرے گفتگو میں گالیوں پر اتر آئے۔ اور وعدہ خلافی کرے۔

نفاق کیوجہ کیا ہے یہ بھی ایک اہم سوال ہے کہ نفاق پیدا کیونکر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس مرض کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہونی چاہئے۔ وجہ کے دریافت کرنے میں ہمیں خود اس لفظ پر غور کرنا کافی ہے جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں منافق اسے کہتے ہیں کہ جو اپنے آپکو مشکلات سے بچانیکے لئے کوئی مخفی راستہ تیار رکھے اور ہمیشہ دشمن کا مقابلہ کرنے سے پہلو تہی کرے بلکہ بجائے مقابلہ کے کسی خفیہ سوراخ سے نکلکر بھاگ جانیکو پسند کرے۔ پس نفاق نتیجہ ہوا بزدلی کا۔ جب انسان بزدل ہو جاتا ہے اور اس میں تاب مقابلہ نہیں رہتی تو اسوقت وہ کسیکے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا جس آدمی کو بلا اسی کی سی کہنے لگتا ہے اور کوئی ایسی بات نہ منہ سے نکالتا ہے نہ قلم سے جس کیوجہ سے کسی بڑے آدمی کا مقابلہ کرنا پڑ جائے بلکہ ہمیشہ ہوشیار رہتا ہے اور بہت سی باتوں کو ناپسند بھی کرتا ہے لیکن اپنی ناپسندیدگی کے اظہار سے خائف ہوتا ہے تا ایسا نہو کہ کسی سے بگڑ جائے پس اس کی حالت ہمیشہ ایک مذبذب کی سی ہوتی ہے جو اس خوف سے کہ دو مقابلہ کرنیوالوں میں نہ معلوم کون جیتیگا دونوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہوتا اور دونوں کو الگ ہو کر اپنی ہمدردی کا یقین دلاتا ہے تا جو جیتے اسکو کہدے کہ میں تو آپ ہی کے ساتھ تھا اور اسطرح اپنے آپکو مقابلہ کی زحمت سے بچالے غرض کہ نفاق کا اصل باعث بزدلی ہے اور باقی علامات جو بتائی گئی ہیں وہ سب بزدلی سے پیدا ہوتی۔ جھوٹ تنگ ظرفی وعدہ خلافی خیانت کافروں سے دوستی نماز میں سُستی یہ سب باتیں بزدلی کیوجہ سے کسی طرف پورا جوش نہیں دکھا سکتا تا انمیں سے نہ سمجھا جائے اس لئے وہ سستی سے کام لیتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اسکی یہ سستی اصل میں مصلحت وقت اور سوچ بچار اور تدبر کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ اصل باعث بزدلی ہوتا ہے اور چونکہ اسکے تمام کام دکھاوے کے ہوتے ہیں اور اس کی کل حرکات کسی پوشیدہ غرض کے ماتحت ہوتی ہیں اس لئے جب موقعہ ملے اسے خیانت اور غداری اور وعدہ خلافی سے پرہیز نہیں ہوتا اور اپنے آپکو اعتراضوں سے بچانیکے لئے جھوٹ تو اسے ضرور ہی بولنا پڑتا ہے۔

منافق کی سزا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے جہاں مسلمانوں کو نفاق سے منع کیا ہے اور انکو نفاق سے بچنے کی تاکید کی ہے وہاں منافق کیلئے سخت سزا بھی مقرر فرمائی ہے۔ ایک باغیرت انسان کیلئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ نفاق سے بچو لیکن جو انسان محبت اور احسان کی کچھ قدر نہیں کرتا اس کیلئے یہ بات نفاق سے بچنے کا ایک ذریعہ ہو سکتی ہے۔ کہ نفاق کوئی معمولی سا جرم نہیں بلکہ اس کی سخت سزا دیجائیگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بشر المنافقین بان لھم عذابا الیما الذین یتخذون الکٰفرین اولیآء من دون المومنین ط ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا۔ منافقوں کو خوب کھولکر سنادو کہ انھیں دردناک عذاب ملیگا انکو جو مومنین کے سوا کفار سے دوستیاں کرتے ہیں۔ کیا وہ ان کے پاس عزت چاہتے ہیں اگر یہ بات ہے تو یاد رکھیں کہ عزت تو سب کی سب خدا کے ہی پاس ہے۔

اسیطرح فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائینگے۔ پھر فرماتا ہے ویعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات الظآنین باللہ ظن السوء علیھم دائرۃ السوء وغضب اللہ علیھم ولعنھم واعدلھم جھنم وسآءت مصیرا۔ اللہ تعالیٰ عذاب دیگا منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ کی نسبت گمان بد رکھتے ہیں ان پر برا دور آئیگا اللہ تعالیٰ نے ان پر غضب کیا ہے اور ان پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے جہنم تیار کی ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

ایسی سزاؤں کے ہوتے ہوئے پھر بھی مسلمانوں کا نفاق کو نہ چھوڑنا نہایت تعجب کا مقام ہے۔ کیا خدا کا عذاب ان لوگوں کے عذاب سے زیادہ سخت ہے جنکے خوف سے حق کو

تاریخ اسلام

سیرۃ النبی

اخلاص باللہ۔ توکل علی اللہ

اپنی اولاد کو صدقہ سے محروم کردیا

اسلام کے عظیم الشان احکام میں سے زکوٰۃ اور صدقہ کے احکام ہیں۔ ہر مسلمان پر جسکے پاس چالیس سے زائد روپیہ ہوں۔ اور ان پر سال گزر جائے فرض ہے کہ انہیں کو چالیسواں حصہ وہ خدا کی راہ میں دیدے۔ یہ مال محتاجوں اور غریبوں پر خرچ کیا جاتا ہے اور وہ لوگ جو کسی سبب سے اپنی حوائج کو پورا کرنے سے قاصر ہوں اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا ابناء السبیل کو مدد دیجاتی ہے اس کے محصلوں کی تنخواہ بھی اسی میں سے نکلتی ہے غرض کہ محتاجوں کی ضروریات کو پورا کرنیکے لئے شریعت اسلام نے یہ قاعدہ جاری کیا ہے اور اسمیں بہت سے ظاہری اور باطنی فوائد مدنظر ہیں لیکن اس کا ذکر بے موقعہ ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ جو ایک وقت مقررہ پر سرکار کے خزانہ میں داخل ہوکر غرباء میں تقسیم کئے جانے کا حکم ہے صدقہ کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہر ایک ذی استطاعت کو مناسب ہے کہ وہ اپنے طور پر اپنے غریب بھائیوں کی دستگیری کرے اور حتی الوسع انکی امداد میں دریغ نہ کرے ◆

رسول کریم کے زمانہ میں اور بعد میں بھی جبتک اسلامی حکومت رہی۔ چونکہ زکوٰۃ باقاعدہ وصول کیجاتی تھی۔ اس لئے ایک کثیر رقم جمع ہوجاتی تھی۔ اور خزانہ شاہی کی ایک بہت بڑی مد تھی۔ اور اگر رسول کریم چاہتے تو اپنی اولاد کے غرباء کا اس رقم میں سے ایک خاص حصہ مقرر کرسکتے تھے جسکی وجہ سے سادات ہمیشہ غربت سے بچ جاتے اور افلاس کی مصیبت سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہوجاتے لیکن رسول کریم کے سینہ میں وہ دل تھا جو توکل علی اللہ سے پر تھا۔ اور آپکی توجہ غیر اللہ کیطرف پھرتی ہی نہ تھی۔ اسقدر رقم کثیر خزانہ میں آتی تھی اور تھی بھی غرباء کیلئے۔ کسی کا حق نہ تھی کہ انکی تقسیم ظلم سمجھی جاتی۔ ایسی صورت میں اگر آپ اپنی اولاد کیلئے بصورت غربت اگر ایک حصہ مقرر کر جاتے تو نہ لوگوں کے لئے قابل اعتراض ہوتی اور نہ کسی پر ظلم ہی ہوتا۔ لیکن وہ باغیرت دل جو آپکے سینہ میں۔ اور وہ متوکل قلب جو آپ رکھتے تھے کب برداشت کرسکتا تھا کہ آپ صدقہ و زکوٰۃ پر اپنی اولاد کے لئے صورت گزارہ مقرر کرتے پھر آپکو تو یقین تھا کہ خدا تعالےٰ ان کا متوکل ہوگا اور خود انکی مدد کریگا۔ آپکے دل میں ایک لحظہ کیلئے بھی نہیں آسکتا تھا کہ انکے لئے کسی سامان کے مہیا کرنیکی کچھ ضرورت ہے اس لئے آپنے اپنی اولاد کیلئے اس رقم میں سے کوئی حصہ ہی مقرر نہ کیا۔ اللہ اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت ہوتی ہے وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اپنی اولاد اور رشتہ داروں کے لئے کچھ سامان کر جائیں مگر آپنے نہ صرف خود ہی اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور اپنی اولاد کیلئے زکوٰۃ میں سے کوئی حصہ نہ مقرر کیا بلکہ انکو بھی خدا پر توکل کرنیکا سبق سکھایا اور انھیں حکم دیدیا کہ تمہارے لئے اس مال سے فائدہ اٹھانا ہی ناجائز ہے ◆

زکوٰۃ کے علاوہ جو لوگ اپنے پاس سے صدقات دیتے ہیں ممکن تھا کہ سادات کو وہ اسمیں شریک کرلیتے لیکن رسول کریمؐ نے اپنی اولاد کو ایسا توکل کا سبق دینا چاہا کہ انکے لئے صدقات سے بھی محروم کردیا اور زکوٰۃ و صدقہ دونو کی نسبت حکم دیدیا کہ میری اولاد۔ اور اولاد کی اولاد کے لئے زکوٰۃ و صدقہ کا لینا ناجائز ہے ◆

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل فیجیئ ھذا بتمرہ و ھذا من تمرہ حتی یصیر عندہ کوماً من تمرہ فجعل الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما یلعبان بذالک التمر فاخذ احدھما تمرۃ فجعلھا فی فیہ فنظر الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاخرجھا من فیہ فقال اما علمت ان آل محمد لا یاکلون صدقۃ۔ کھجور کے کٹنے کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لائی جاتی تھیں۔ ہر ایک اپنی اپنی کھجوریں لاتا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے رکھدیتا یہانتک کہ آپکے پاس ایک ڈھیر ہوجاتا۔ ایکدفعہ ایسا ہوا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیلنے لگے اور انمیں سے ایک نے ایک کھجور لی۔ اور اپنے منہ میں ڈال لی۔ پس انکی طرف رسول کریمؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ تجھ کو علم نہیں کہ آل محمد صدقہ نہیں کھایا کرتے ◆

اللہ اللہ کیسی احتیاط ہے کیا ہی توکل ہے ایک کھجور بچہ نے منہ میں ڈال لی تو اسمیں کچھ ہرج نہ تھا۔ لیکن آپکا توکل ایسا نہ تھا جیسا کہ عام لوگوں کا ہوتا ہے آپ چاہتے تھے کہ بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں وہ ایسا اور توکل پیدا کردیں کہ بڑے ہوکر کبھی وہ کبھی صدقات کیطرف توجہ نہ کریں اور خدا کی ہی ذات پر بھروسہ رکھیں ◆

رسول کریمؐ کی جائداد

نہ صرف یہ کہ رسول کریمؐ نے اپنی اولاد کو صدقہ سے محروم کردیا بلکہ خود بھی کوئی ایسی جائداد نہیں چھوڑی جس سے آپکے بعد آپکی بیویوں یا اولاد کی پرورش اور گزارہ کا انتظام ہوسکتا۔ ممکن تھا کہ یہ خیال کرلیا جاتا کہ گو آپنے اپنی آل کیلئے ہمیشہ کیلئے کوئی سامان نہیں مہیا کیا لیکن اپنے موجودہ رشتہ داروں کے لئے کوئی سامان کردیا۔ لیکن یہ بھی نہیں ہوا اور جسوقت فوت ہوئے ہیں۔ اسوقت آپکے گھر میں کوئی روپیہ نہیں تھا عمرو بن حرث فرماتے ہیں۔ ما ترک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عند موتہ درھما ولا دینارا ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلھا صدقۃ۔ رسول کریمؐ نے اپنی وفات کے وقت کچھ نہیں چھوڑا۔ نہ کوئی درم نہ دینار نہ غلام نہ لونڈی اور کچھ اور چیز سوائے اپنی سفید خچر اور اپنے ہتھیاروں کے اور ایک زمین کے جسے آپ صدقہ میں دے چکے تھے ◆ یاد رکھنا چاہیئے کہ آپکی حیثیت ایک بادشاہ کی تھی اور آپ چاہتے تو اپنے رشتہ داروں کیلئے بہت کچھ سامان کرسکتے تھے۔ اور کم سے کم اسقدر روپیہ چھوڑ جاتا تو آپکے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ جس سے آپکی بیویوں اور اولاد کا گزارہ ہوسکے ◆

آپکے پاس صرف خزانہ کا روپیہ ہی نہ رہتا تھا کہ جس کا اپنی ذات پر خرچ کرنا آپ گناہ تصور فرماتے تھے اور اس کا ایک حبہ بھی آپ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ خود آپکی ذات کیلئے بھی آپکے پاس بہت مال آتا تھا۔ اور صحابہ اس اخلاص اور عشق کے سبب جو انھیں آپ سے تھا بہت سے تحائف پیش کرتے رہتے تھے۔ اور اگر آپ اس خیال سے کہ میرے بعد میرے رشتہ دار کس طرح گزارہ کرینگے ایک رقم جمع کرجاتے تو کرسکتے تھے لیکن آپکے وسیع دل میں جو خدا تعالیٰ کی ہیبت اور اسکے جلال کا جلوہ گاہ تھا جو یقین و معرفت کا خزانہ تھا یہ دنیاوی خیال سما بھی نہیں سکتا تھا۔ جو کچھ آتا۔ آپ اسے غرباء میں تقسیم کردیتے اور اپنے گھر میں کچھ بھی نہ رکھتے۔ حتی کہ آپکی وفات نے ثابت کردیا کہ وہ خدا کا بندہ جو دنیا سے نہیں بلکہ خدا سے تعلق رکھتا تھا دنیاوی آلایشوں سے پاک اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا گیا۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید ◆

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت پیاری بیٹی موجود تھیں اور انکی آگے اولاد تھی۔ اور اولاد کی اولاد اپنی ہی اولاد ہوتی ہے۔ مگر آپنے نہ کوئی مال اپنی بیویوں کے لئے چھوڑا اور نہ اولاد کے لئے ◆

ہاں بعض لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ ہماری بیویاں اور اولاد خود دولتمند ہیں ہمیں انکے گزارہ کی کچھ فکر نہیں مگر یہاں یہ معاملہ بھی نہ تھا۔ آپکی بیویوں کی کوئی ایسی جائداد الگ موجود نہ تھی۔ کہ جس سے وہ اپنا گزارہ کرسکیں نہ ہی آپکی اولاد آسودہ حال تھی۔ کہ جس سے آپ بےفکر ہوں۔ انکے پاس کوئی جائداد کوئی روپیہ کوئی مال نہ تھا۔ کہ جسپر دنیا سے بےفکر ہوجائیں۔ ایسی صورت میں اگر آپ ان لوگوں کیلئے خود کوئی اندوختہ چھوڑ جاتے تو کسی شریعت کسی قانون انسانیت کے خلاف نہ ہوتا۔ اور دنیا میں کسی انسان کا حق نہ ہوتا کہ وہ آپکے اس فعل پر اعتراض کرتا۔ لیکن آپ ان جذبات اور خیالات کے ماتحت کام نہیں کرتے تھے جو ایک معمولی آدمی کے دل میں موجزن ہوتے ہیں۔ آپکے محسوسات اور محرکات ہی اور تھے آپنے خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا اور اسکے فضلوں کی وسعت کو جانتے تھے آپ کو یقین تھا کہ میں اپنے پیچھے اگر مال چھوڑ کر نہیں جاتا۔ تو کچھ ہرج نہیں۔ میری وفات کے بعد میرے پس ماندگان کا ایک نگران ہے جسپر کبھی موت نہیں آتی جو کبھی غافل نہیں ہوتا جو اپنے پیاروں کو انکی مصیبتوں کے وقت کبھی نہیں چھوڑتا۔ جو انکی ہر ضرورت کو پورا کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ اور ضرورتوں کے پیدا ہونے سے پہلے انکے پورا کرنے کے سامان کردیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے وسیع خزانوں کو دیکھتے ہوئے آپ اسباب کو ایک سیکنڈ کیلئے بھی پسند نہیں کرسکتے تھے۔ کہ اپنے پس ماندگان کیلئے محض کوئی سامان کر جائیں۔ خدا پر آپکو توکل تھا اور اسپر بھروسہ کرتے تھے اور یہ وہ توکل کا اعلےٰ مقام ہی تھا کہ جسپر قائم ہونیکی وجہ سے دنیاداروں کے خلاف آپکی توجہ بجائے دنیاوی سامانوں کے آسمانی اسباب پر پڑتی تھی ◆

تادیب النساء

"بچوں میں خدا پرستی"

مائیں اگر عاقبت اندیش ہوں۔ مائیں اگر دیندار ہوں۔ مائیں اگر چاہیں کہ ہماری اولاد ہمارے دل کا سرور ہماری آنکھوں کا نور ہو۔ تو وہ بچوں کیلئے بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ سعادت و شقاوت اگرچہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ ہدایت و ضلالت کسی کے بس میں نہیں۔ مگر اسکے اسباب انسان خود ہی مہیا کرتا ہے +

ہر ایک ماں جو اپنے بچے کی سرکشی اپنے بچے کی گمراہی اور آوارگی اور بد اخلاقی کی شکایت کرتی ہے اسے اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنی چاہیئے بہت سی باتیں ایسی ہونگی۔ جو خود اس ماں نے اپنے بچے میں پیدا کیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر ایک بچہ فطرۃ الاسلام یعنی **فرمانبرداری** کا مادہ اور اصلاح کی صلاحیت لیکر پیدا ہوتا ہے پھر والدین اسے نیک و بد بناتے ہیں +

پس مائیں اگر چاہتی ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے لئے ٹھنڈک کا موجب ہو۔ تو انھیں چاہیئے کہ ابتدا ہی سے اپنے بچوں میں وہ اخلاق پیدا کریں جو دین و دُنیا کی سعادت سے بہرہ اندوز کرنیوالے ہوں +

عمر کا وہ حصہ جسمیں بچہ اپنی آیندہ زندگی کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اکثر ماں کی گود میں گزارتا ہے ماں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچے کی تربیت نہایت محنت و فکر سے کرے +

تمام نیکیوں کی جڑھ۔ خدا پرستی ہے۔ خدا پرستی کا جذبہ ایسا پاک جذبہ ہے کہ جسمیں یہ پیدا ہوا وہ فلاح پا گیا۔ اور وہ جو اس سے دُور ہوا۔ وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر گیا +

بیدین۔ اور دین سے متنفر بچے وہی ہونگے الا ماشاء اللہ جس کے والدین۔ اسکے سامنے دین کا استخفاف کرتے ہوں۔ ماں اگر نماز نہیں پڑھتی نماز کے اوقات کا احترام کچھ ملحوظ نہیں رکھتی۔ تو ضرور ہے کہ بیٹا بھی بڑا ہو کر ایسا ہی کرے۔ جس بچے کے ماں باپ نمازی ہوں۔ میں نے اکثر بچوں کو دیکھا ہے کہ وہ باوجود کچھ نہ سمجھنے کے۔ اسی طرح نماز کے وقت پر نماز کی رکعتیں پڑھتے ہیں۔ یہ عادت ایسی مبارک ہے کہ جوانی میں کام آنے والی ہے اور یہ ابتدائی بیج اپنے اندر ایسے خوشگوار ثمرات رکھتا ہے کہ بڑی عمر میں ڈھیروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل نہیں ہو سکتا +

جب کوئی چیز آئے۔ تو ماں بچے کو سکھائے کہ یہ اللہ میاں نے بھجوائی ہے۔ جو ہمیں رزق دیتا ہے۔ ہماری حاجتیں پوری کرتا ہے ہماری دعاؤں کو سُنتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کا شکر ادا کریں +

بچہ کیساتھ کھانے بیٹھے۔ ماں باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھا سکتی ہے کہ یہ کھانا کتنی محنت اور کسقدر تبدیلیوں کے بعد تیرے سامنے آیا ہے بچے لیکن تجھے کچھ بھی محنت نہیں کرنی پڑی۔ یہ سب اُس پاک مولیٰ کا احسان ہے جس نے اوّل ان چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ تیرے لئے تیار ہو۔ اور اب وہی پاک ذات ہے۔ جو تیرے لئے اسے نافع بنائے +

اسی طرح مائیں اگر چاہیں تو بچے کو سوتے وقت تارے چاند۔ اور آسمان۔ دن کو دوسرے نظارہائے قدرت کی طرف متوجہ کر کے خدا تعالیٰ کیطرف توجہ دلا سکتی ہیں +

پس میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنیکے لئے ہر وقت کوشاں رہیں وہ انھیں لغو اور مخرب اخلاق اور بے سرو پا کہانیاں سُنانے کی بجائے نتیجہ خیز۔ مفید۔ اور دیندار بنانے والے قصے سُنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کریں جس سے کسی بد خلقی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب اسلام کہتا ہے یا کرتا ہے تو اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالےٰ کی محبت انکے قلب میں جاگزین ہو۔ جو بچے اس تربیت کے ماتحت جوان ہونگے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے والدین کے لئے۔ اپنے خاندان کیلئے اپنی قوم کے لئے اپنے ملک کیلئے اپنے دین اسلام کیلئے مفید و بابرکت ہونگے +

اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو۔ کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ انکے کاموں کو ایک انضباط کے اندر رکھو۔ اور ہر وقت نگرانی رکھو۔ اپنے ننھے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے بالکل بے پرواہ نہ ہو جاؤ۔ کہ بہت سی خرابیاں صرف اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں +

ماں اپنے بچے کو باہر بھیجکر خوش ہے کہ مجھے کچھ فرصت ملگئی ہے لیکن اسے کیا معلوم ہے کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا۔ اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا بُرے نقش لئے جو اسکی آیندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت اکی تھوڑی سی احتیاط۔ بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔ خود نیک بنو۔ اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں +

تبلیغ اسلام

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

جتنا بڑا برتن ہو۔ اُسی قدر اس میں چیز پڑتی ہے چھوٹی مشکوں میں تھوڑا ہی پانی آتا ہے جتنا انسان کم ہمت ہوتا جائے اُس کے خیالات اسکے ارادہ اسکی آرزوئیں اسکی خواہشات اسکے مقاصد اور اسکی تمناؤں کا منتہا بھی چھوٹا ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ اپنی کم ہمتی کی وجہ سے بڑے کاموں کا قصد بھی نہیں کر سکتا۔ ایک زمانہ تو وہ تھا۔ کہ مُسلمان دنیا پر حکمران تھے۔ اسوقت کی معلومہ دنیا کو فتح کر کے انھوں نے اسقدر علوم و فنون دُنیا میں پھیلا دیئے کہ متعصب یورپ بھی اس کا اقرار کرتا ہے۔ مگر ان سب فتوحات کے ساتھ ساتھ انھوں نے تقویٰ اور پرہیزگاری کا وہ نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کی صداقت کچھ ایسے مُوثر پیرایہ میں دُنیا کے سامنے پیش کی۔ کہ نہ صرف لوگوں کے ملک فتح کئے بلکہ انکے دل اور انکے مذاہب بھی فتح کر لئے۔ اور عرب کے جنگلوں سے نکلکر دُنیا کے ہر گوشہ میں اسلام پھیل گیا۔ اور جنگل و وادی میں لا الہ الا اللہ کی آواز گونج اٹھی۔ اور خدائے وحدہ لاشریک کی پرستش شروع ہو گئی۔ جن لوگوں کے ماتھے بتوں کے آگے جُھک کر گھنٹوں عاجزی کا اظہار کیا کرتے تھے اب انکے جبین نیاز سوائے ایک خدا کے اور کسی کے آگے نہ جُھکتے۔ اسلامی نشتر جدھر نکل گیا۔ دشمن اسکے آگے سے بھاگنے پر مجبور ہوا۔ یہاں تک کہ ملکوں کی فتوحات کے بعد کوئی انسانی طاقت تو کیا۔ سمندر کی لہریں بھی انھیں نہ روک سکیں اور ایک بہادر جرنیل نے اپنا گھوڑا سمندر میں ڈالدیا کہ اگر اسکے آگے کسی ملک کا علم ہو۔ تو میں اسکے فتح کرنے میں بھی دریغ نہ کروں۔ اللہ اللہ یا تو یہ ہمت و ارادہ یا یہ سُستی کہ اب اگر کسی مسلمان کو کہو۔ کہ دین کی فکر کرو۔ اسلام لوگوں تک پہنچاؤ تو وہ آگے سے یہ جواب دیتا ہے کہ ہماری کون سُنتا ہے۔ یا تو وہ ہمت عالی یا یہ ارادہ کی پستی۔ دُور دُور کی فتوحات تو الگ رہیں۔ اپنے گھر کے پاس دیوار بدیوار اسلام کے دشمن بستے ہیں۔ مگر کبھی توفیق نہیں ملتی۔ کہ انھیں ہدایت کریں۔ اگر اسقدر ہمت نہیں کہ مختلف بلاد اور ممالک میں تبلیغ کریں تو کم سے کم اتنا تو کریں کہ اپنے گاؤں میں ہی خدا کا کلام پہنچا دیں۔ مگر کتنے ہیں جو اشاعت اسلام کی فکر میں ہیں جن لوگوں نے اسلام پھیلایا تھا وہ بھی انسان تھے۔ فرشتہ نہیں تھے۔ مگر انکی ہمتیں بلند تھیں وہ مشکلات سے گھبراتے نہ تھے اور سُستی سے سخت متنفر تھے خدا پر بھروسہ رکھتے تھے پھر کامیاب کیوں نہ ہوتے۔ اگر آج مسلمان ویسے ہی ہو جائیں تو اب بھی کامیابی ان کے آگے ہاتھ باندھنے کو تیار ہے +

خدا کے لئے اٹھو اور ہمت کرو۔ خدا کا کلام تمہارے گھروں میں موجود ہے۔ زندہ خدا کے پرستار ہو کر اس قدر سُستی کیسی۔ اگر اور کچھ نہیں تو اپنے محلہ کے لوگوں کو ہی سمجھاؤ۔ اگر دور دُور نہیں تو اپنے گاؤں میں ہی تبلیغ کرو۔ مگر کچھ کرو سہی۔ اپنی ہمتوں کو بلند کرو۔ تا تمہاری افکار بھی بلند ہو جائیں۔ اور خیالات بھی ترقی پذیر ہو جائیں +

ایک پیسہ کا کارڈ ایمان بچا سکتا ہے

یہ کتنی عجیب بلا ہے جو انسان کو ذرہ سی بات سے اٹھا کر تحت الثریٰ میں پھینک دیتی ہے اچھا بھلا انسان جسے خدا نے دیکھنے کو آنکھیں سننے کو کان بولنے کو زبان دی ہے خود بخود جان بوجھ کر ہلاکت کے گڑھے میں جا گرے تو کیسا قابل افسوس امر ہے۔ ذرہ سی محنت و کوشش سے اگر ایمان بچایا جا سکے ذرہ سی توجہ سے اگر سچا راستہ مل سکے اور پھر بھی انسان اس میں کوتاہی کرے تو کیسے دُکھ کی بات ہے۔ آنکھیں ہوتے ہوئے انسان نہ دیکھے کان ہوتے ہوئے نہ سُنے دل ہوتے ہوئے نہ سمجھے تو اس کا کسی کے پاس کیا علاج ہے۔ لھم اعین لا یبصرون بھا و لھم آذان لا یسمعون بھا و لھم قلوب لا یفقھون بھا تو کفار کے لئے آیا ہے۔ مومن کا فرض اولین ہے کہ وہ ان حرکات سے بچے جن سے خدا سے دور جا پڑے اپنی آنکھوں کانوں اور دلوں سے کام لینا چاہئے اور اگر ایسا کیا جائے تو پھر ہر قسم کی بدظنیاں دور ہو سکتی ہیں۔ ظن ہمیشہ سستی کا نتیجہ ہوتا ہے جب انسان سستی ترک کر دیتا ہے تو پھر ظن کی بجائے یقین سے کام لیتا ہے۔

ہم نے واقعہ کاپور کے متعلق جو مضامین لکھے ہیں ان پر طرح طرح کی بدظنیاں کیگئی ہیں اور عجیب عجیب افواہیں اُڑائی گئی ہیں بعض احباب نے مشہور کیا ہے کہ آپ ہی مضمون لکھتے ہیں پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک رقعہ لکھ دیتے ہیں کہ کیا آپکی اجازت ہے کہ فلاں معاملہ کے متعلق کچھ لکھیں اور اسطرح بغیر مضمون دکھانے کے اجازت حاصل کر کے مضمون شائع کر دیتے ہیں۔

ایسے لوگ اگر اپنے اندر کچھ بھی دیانت و امانت کا مادہ رکھتے ہوں تو ایک پیسہ کا کارڈ بھیجکر حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کر سکتے ہیں کہ کیا آپ نے الفضل کے مضامین کو پڑھ کر ان کی اشاعت کی اجازت دی ہے یا نہیں اگر آپ اس کے جواب میں لکھ دیں کہ یہ مضامین تو میں نے نہیں پڑھے اور نہ اجازت دی ہے تو پھر اس تحریر کو پبلک میں شائع کریں اور لوگوں کو اس فریب سے بچائیں جو نعوذ باللہ میں اُن کو دے رہا ہوں اور اگر اس کے جواب میں آپ تحریر فرمائیں کہ واقعی ہماری اجازت اور مطالعہ کے بعد وہ مضامین شائع ہوتے ہیں تو اس بدظنی کو ترک کریں اور اس قسم کے خیالات پھیلانے سے بچیں اور توبہ کریں کہ ان بعض الظن اثم قرآن شریف میں وارد ہے

ایسے لوگ خدا سے ڈریں اور خوف کریں کہ ایک طاقتور ہستی ہے جو انسان کے تمام افعال کو دیکھتی اور اس کے افعال کی نگراں ہے کیا اسطرح

کی دھوکہ دہیوں سے تم کامیاب ہو سکتے ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں خواہ کوئی میری بات مانے یا نہ مانے کامیاب وہی ہوتا ہے جو خدا کے حضور مقبول ہو۔ نہ وہ جو طرح طرح کی بدظنیاں کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرے۔

(۲) اسیطرح بعض دوستوں نے بدظنی کی ہے کہ میں نے یہ تمام مضامین گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے لکھے ہیں میں ان دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ ھل شققتم قلبی بیشک قرائن سے بعض باتوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے لیکن وہ کون سے فوائد ہیں جن کی وجہ سے مجھے گورنمنٹ کی خوشامد کی ضرورت ہے کیا میں گورنمنٹ کا ملازم ہوں کہ مجھے کوئی ترقی دیدیگی یا وظیفہ خوار ہوں کہ وظیفہ میں زیادتی کر دیگی یا اس کی مجالس اور درباروں میں شامل ہوتا یا اس کے افسروں کے ساتھ ملتا رہتا ہوں کہ وہاں میری عزت ہوگی اور مجلسوں میں ممتاز جگہ ملیگی۔ گورنمنٹ کو خوش کرنے کی میرے لئے کوئی وجہ نہیں باقی رہی عام پبلک سو اس کی ناراضگی کا یہ حال ہے کہ بعض لوگوں نے یہانتک لکھا ہے کہ تمہاری ان تحریروں سے تمہارے اخبار کی اشاعت کو نقصان پہنچیگا اور عملی طور پر بھی اس کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایک اخبار نویس کو اگر خوشامد مدنظر ہو سکتی ہے تو وہ عام پبلک کی کیونکہ اسکی قبولیت پر اخبار کی ظاہری ترقی منحصر ہے۔ لیکن میں اس ایمان کا آدمی نہیں خدا تعالیٰ نے جو دل مجھے دیا ہے اس میں یہ خیالات نہیں آتے کہ میں ایک کامیاب اخبار نویس بن جاؤں کیونکہ اخبار نویسی میرے لئے موجب عزت نہیں میں نے یہ کام اس لئے نہیں شروع نہیں کیا کہ مجھے اس میں کوئی دنیوی فوائد مدنظر تھے بلکہ اس لئے کہ ایک خدا کی پرستش کو دنیا میں قائم کروں اور لوگوں کے دلوں سے ہوا و ہوس کے بت نکال کر خدا پرستی کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ اگر اس غرض میں میں کامیاب ہو جاؤں تو میں کامیاب ہو گیا اور اگر اس کے ذریعہ چند انسان بھی نجات پا جائیں اور ان کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اُتر جائے تو میرے جیسا خوش قسمت اور کوئی نہیں لیکن اگر یہ مطلب پورا نہ ہو اور اخبار ہزاروں لاکھوں کی اشاعت تک بھی پہنچ جائے تو میں ناکامیاب رہا اور میری زندگی ایک تلخی اور ناکامی کی زندگی ہوگی

میں اپنے خدا سے اُمید کرتا ہوں نہیں بلکہ یقین کرتا ہوں کہ وہ میری اُمیدوں کو ضائع نہیں کریگا وہ خود آسمان سے میری دستگیری کے لئے اُتریگا انشاء اللہ اور اس پیغام کو جو میں دُنیا کو پہنچانا چاہتا ہوں پہنچائیگا کیونکہ اب وقت آگیا ہے کہ بُت پرستی۔ مادہ پرستی زرپرستی علم پرستی قوم پرستی ملک پرستی بلکہ مذہب پرستی کو اُکھاڑ کر پھینکدیا جائے اور صرف ایک خدا کی پرستش کو دُنیا میں پھیلایا جائے۔

میں جانتا ہوں میرے راستہ میں مشکلات ہیں۔ میں نے اس کام کا ارادہ کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کیا ہے جس کی مخالفت ہونا لازمی ہے۔ لیکن میری نیت اور ارادہ نیک ہے اس لئے سنت اللہ کے مطابق اس کی مخالفت ہونی بھی ضروری ہے۔ مخالفتیں ہونگی بُرا کہا جاویگا تکلیفیں پہنچانے کی کوششیں کیجائینگی لیکن وہ بات ہو کر رہیگی جس کی آگ میرے سینہ میں مشتعل ہے۔ لوگ مذہب کی آڑ میں اپنے مقاصد کو حل کرنا چاہتے ہیں مگر میرا مذہب یہ ہے کہ ہر بات میں ہمارے مدِنظر خدا ہونا چاہئے۔ اگر اس کی رضا کے لئے ساری دنیا کو بھی ناراض کرنا پڑے تو کچھ خوف نہیں کیونکہ اگر وہ ملجائے تو سب کچھ ملگیا اور اگر وہ نہ ملا تو ساری دُنیا بھی ملجائے تو کچھ نہ ملا

کہا جاتا ہے کہ میں سلسلہ کا دشمن ہوں۔ اے کاش اس سلسلہ کے ایسے دشمن کچھ اور بھی ہوتے۔ اگر خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا اور خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا اور اس کے ادنیٰ سے ادنیٰ حکم کو ٹالنا بھی موجب دُکھ قرار دینا سلسلہ کی دشمنی ہے تو اس دوستی کو بیان کردیں جس سے سلسلہ کی خدمت کیجا سکتی ہو میں کسی نبی یا امام کی عظمت اس لئے نہیں کرتا کہ وہ خود کوئی بڑی شان رکھتا ہے بلکہ اس لئے کہ وہ خدا کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ اور اس کا انکار میرے اس مولا کا انکار ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ میرا ہر ایک ذرہ میری ہر ایک طاقت میرا ہر ایک علم اسیکا پیدا کیا ہوا ہے۔ میرا جسم اس کا میری روح اس کی میری زندگی اس کی میری موت اس کی۔ ایک کتا چند روٹیوں کی وجہ سے اپنے آقا پر جان نثار کر دیتا ہے تو میں اپنے رب کے لئے جو کچھ بھی کروں تھوڑا ہے۔ اس کے احسانوں کی کوئی حد نہیں۔ اس کے انعامات کی کوئی انتہا نہیں وہ بڑا ہو کر ہمارے لئے چھوٹا ہو جاتا ہے۔ بادشاہ ہو کر ایسے پیار کا سلوک کرتا ہے جو خود بنی نوع انسان آپس میں نہیں کرتے پھر اگر اس کے ایک ایک حکم ایک ایک اشارہ ایک ایک ارشاد کی تعمیل کے لئے میرے دل میں درد نہو تو کیونکر۔

لوگ مجھے کہتے ہیں میں اس کی آیات کی حد سے زیادہ عظمت کرتا ہوں اور میں شرمندہ ہوں کہ میں باوجود اس کے بے پایاں احسانات کے شکرگذاری کے اعلیٰ معیار کو نہیں پا سکتا۔ میرا ہر ذرہ اگر گویا ہو تو اُس کے احسانات نہ بیان ہو سکیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ آیات اللہ کے انکار کی سزا میں غلو کرتا ہے اور میں حیران ہوں کہ میں اپنے پیارے کے کاموں کی تحقیر کرنے والوں کی نسبت کن الفاظ میں نفرت کا اظہار کروں کیونکہ مجھے لغت میں وہ الفاظ نہیں ملتے جن سے میرے دل کی کیفیت کا نقشہ کھینچ سکے۔ خدا گواہ ہے کہ میں نہایت کمزور اور ناتواں ہوں گنہگار ہوں سست ہوں میرا رب جو کچھ میرے ساتھ معاملہ کرتا ہے اس کو

دیکھتا ہوں اور حیاسے میرا سر جھک جاتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ اس ناشکری کی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے لیکن میرے مولا نے مجھے زندہ رکھا ہوا ہے میں نہیں جانتا کہ کیوں اپنی زندگی کا مطالعہ کرتا ہوں تو شرم سے پانی پانی ہوجاتا ہوں ۔ پھر یہ عنائتیں یہ بندہ نوازیاں کیوں ہیں میرا دل بھرا ہوا ہے اور سینہ ان گستاخیوں کو دیکھ کر جو میرے رب کی کیجاتی ہیں مرکز آلام ہے میں غم و الم کی ایک مجسم تصویر ہوں ۔ ہاں ضبط کی طاقت ہے اور اظہار سے ڈرتا ہوں اگر خدا کا فضل نہ ہوتا تو میں ابتک اپنے رب کے احسانات اور اپنی غفلتوں کو دیکھ کر پاگل ہوگیا ہوتا اگر مجھے اپنا تقوی اعلیٰ اور اس شان کا نظر آتا جو خدا کے مامورین کا ہوتا ہے تو میرے دل کو ڈھارس ہوتی کہ اس بحر بیکنار کو میں تیر کر نکل جاؤنگا اور ڈوبتوں کو اپنے ساتھ بچا دونگا لیکن کمزوری ہر عضو پر غالب ہے پھر لوگوں کو ہوا و ہوس کے سمندروں میں غرق دیکھ کر کیوں نہ کڑھوں اور میرا جگر کیوں ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو کہ آفات و مصائب کو دیکھ کر ہر ایک انسان کا دل متاثر ہوتا ہے ۔ پھر ایسی عظیم الشان مصیبت کو دیکھ کر کیوں متاثر نہوں ۔ میں ایک آگ دیکھتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی ناشکری کے سبب دنیا میں لگی ہوئی ہے اور ہر ایک دل کو بھسم کرتی جاتی ہے اس آگ کا بجھانیوالا صرف خدا ہی ہے لیکن افسوس بجائے اسکی طرف جھکنے کے لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں انھیں معلوم نہیں کہ اس آگ سے بچنے کے لئے صرف آسمانی پانی درکار ہے اور دنیا کی کوئی تدبیر اسے دبا نہیں سکتی وہ بڑھیگی اور رہی سہی سطوت کو بھی خاک میں ملا دیگی باقی عزت بھی جانیکو طیار ہے ۔ میرے آقا کے فرشتے آسمانی ڈائنامیٹ کے گولے تیار کر رہے ہیں تا غافلوں کی رہی سہی حکومت کو بھی اُڑا دیں یا ایھا الکفار اقتلوا الفجار کی آوازیں آرہی ہیں مگر افسوس کہ کان بند ہیں اور نیند پیچھا نہیں چھوڑتی ؂

نہ معلوم وہ کونسا دن ہوگا جب دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت جلوہ گر ہوگی اور وہ تمام ارادوں اور منصوبوں کو جلا کر خاک کردیگی ہاں وہی دن خوشی کا دن ہوگا وہی روز عید کا روز ہوگا وہ ساعت آرام کی ساعت ہوگی ۔ مبارک ہیں وہ جو اسے دیکھینگے ۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس زمانہ کو پائینگے ۔ ارادہ کرنے والے نے ارادہ کرلیا ہے مگر نہ معلوم ہماری زندگیوں میں یہ سب کچھ ہو رہیگا یا بعد میں ظاہر ہوگا ؂

انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ و اعلم من اللہ ما لا تعلمون

ضروری اطلاع

خط و کتابت کرنیمیں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف (منیجر)

اپنے گھر کی فکر کرو

مُنا تھا کہ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل جو چیز آنکھوں سے نہاں ہو وہ ایسی ہی ہے جیسی کہ پہاڑ کے پیچھے رکھی ہوئی ہو کیونکہ دونوں سے انسان غافل ہوتا ہے اور دونوں کی فکر نہیں کرسکتا اب اس مثل کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ہندوستان میں مسیحی جو کوشش کر رہے ہیں ان سے مسلمان آگاہ بھی ہیں لیکن پھر بھی کچھ فکر نہیں کرتے اور ہر سال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ریوڑ میں سے مسیحی بھیڑئیے سینکڑوں ہزاروں بھیڑیں اُٹھا کر لیجاتے ہیں اور چونکہ وہ نظارہ اکثر مسلمانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہے اس لئے وہ بالکل بے فکر رہتے ہیں اور اس کے دفعیہ کی کوئی تدبیر نہیں کرتے

غیر ممالک میں جو کوششیں کیجارہی ہیں ان کی نسبت تو ہم بہت کچھ لکھ چکے ہیں اب ہم اس جگہ یہ بتاتے ہیں کہ ہندوستان میں مسیحی کوششیں دوسرے ممالک سے کم نہیں لیکن شمالی ہند کے مسلمان اسلئے اس لئے واقف نہیں کہ اکثر مسیحی مشن جنوبی ہند میں کام کر رہے ہیں اور مدراس ۔ دکن اور بمبئی کے علاقوں میں ایسے زور سے حضرت مریم کے بیٹے کو خدا بنانے کے لئے جد و جہد کیجاتی ہے کہ ایک باخدا انسان کا دل اسے معلوم کرکے کانپ جاتا ہے ۔ لیکن چونکہ شمالی ہند سے ہمارے تعلقات ایسے مضبوط نہیں ہیں کہ ہم ان کے حالات سے پورے طور سے واقف ہوں اس لئے ہم نے ان کی کوئی خبر نہیں لی ۔ حالانکہ ارتداد ان میں بکثرت جاری ہے ۔ اور وہ لوگ اسلام سے پھرتے چلے جاتے ہیں اہل ہنود میں سے بھی اس علاقہ میں زیادہ شکار ہوئے ہیں اور مسیحی مذہب کو اختیار کر رہے ہیں

اسوقت میں حیدرآباد دکن کے مشن کی کوششوں کا ذکر اسجگہ کرکے بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں مسیحیت کو کیسی کامیابی ہوئی ہے ۔

میسور کا مشنری رسالہ ہاروسٹ فیلڈ لکھتا ہے کہ پچھلے سال دکن میں قحط کیوجہ سے بہت ابتری رہی اور یوں بھی اس سال پادریوں میں بیماری کا بہت زور رہا لیکن پھر بھی پچھلے سالوں سے زیادہ کامیابی ہوئی وہ لکھتا ہے کہ

زندہ روحوں کی کٹائی پچھلے سب سالوں سے زیادہ رہی اور قریباً ایکہزار بالغوں نے مذہب مسیحیت کا اقرار کرکے بپتسمہ پایا اور اب مسیحی جماعت پندرہ ہزار چار سو اکاون تک پہنچگئی ہے ۔

ایک سال میں ہزار آدمی کا مسیحیت میں شامل ہوجانا اور صرف دکن میں مسلمانوں کے لئے نہایت قابل شرم ہے حیدرآباد دکن ایک اسلامی ریاست کہلاتی ہے جب وہاں کا یہ حال ہے تو اور جگہوں کا حال کیسا کچھ بدتر ہوگا ۔ مگر میں پوچھتا ہوں ریاست نے اسلام کی حفاظت اور تبلیغ کے لئے وہاں کیا سامان کیا ہے ۔ پھر میں پوچھتا ہوں عام مسلمانوں نے اس کی طرف کیا توجہ کی ہے ۔

اے مخلصین جماعت احمدیہ ہوشیار ہو جاؤ کہ اس سیلاب کو روکنا تمہارا کام ہے ۔ خدا نے اس کام کے لئے تمہیں چن لیا ہے ۔ بس تم ہی ہو جو اس کام کو کرسکتے ہو ذرا اگر ہمت کو کس لو کہ کام بڑا ہے اور مسیحی کوششیں جو بکار ہیں اسلام کے مخالف جن کوششوں میں لگے ہوئے ہیں ان کے جواب کے لئے دردمندوں کی ضرورت ہے جو مذہب حق کی تائید کیلئے طرح طرح کے ابتلاؤں کو برداشت کرسکیں اور وہ دل تمہارے سینوں میں موجود ہیں ؂

لطیفہ

خاموش مباحثہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایک دفعہ لاہور تشریف لے گئے آپ کی آمد کی خبر سنکر کچھ آریہ آپ سے ملنے کے لئے آئے جن میں سے ایک پلیڈر تھا جس نے دعویٰ کیا تھا کہ مولوی صاحب کو میں چند منٹ میں تناسخ کے مسئلہ پر گفتگو کرکے ہرا دونگا ۔ جب وہ لوگ بیٹھ گئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ مولوی صاحب یہ پلیڈر صاحب آپ سے تناسخ کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی جیب میں سے دو روپیہ نکالے اور اس پلیڈر کے سامنے رکھدیئے ۔ اور کہا کہ جناب پہلے ان دونوں روپیوں میں سے ایکروپیہ اُٹھالیں بعد ازاں میں آپ سے بات کرونگا پلیڈر صاحب جو بحث کے لئے آئے تھے یہ دیکھ کر خاموش ہوکر بیٹھ گئے اور ان روپیوں کو دیکھنا شروع کیا اس حالت خاموشی میں آدھ گھنٹہ کے قریب گذر گیا حاضرین نے کہا کہ آپ دونوں صاحبان تو خاموشی کی زبان میں مباحثہ کر رہے ہیں ہم پاس یونہی خالی بیٹھے ہیں ۔ اگر کچھ بولیں تو ہمیں بھی فائدہ ہو

پلیڈر نے کہا کہ میں تو مشکل میں پھنس گیا ہوں اگر ان روپیوں میں سے ایک اُٹھاوں تو یہ سوال کرینگے ۔ کہ تم نے دونوں میں ایک کو کیوں اُٹھایا دوسرے کو کیوں نہ اُٹھایا یا ایک کو دوسرے پر بلاوجہ کیوں ترجیح دی اور اس اعتراض کے بعد تناسخ کی تائید میں میرا یہ اعتراض باطل ہوجائیگا کہ خدا نے ایک کو امیر اور ایک کو غریب کیوں بنایا ۔ یہ مجھ سے پوچھینگے کہ تم ایک روپیہ کو اُٹھا سکتے اور دوسرے کو چھوڑ سکتے ہو پھر خدا کیوں ایک کو بڑا اور دوسرے کو چھوٹا نہیں کرسکتا ؂

یہ کہکر پلیڈر صاحب نے رخصت چاہی اور کہا کہ پھر کسی وقت آئینگے ۔ مگر یہ وعدہ نہ پورا ہونا تھا نہ ہوا ؂

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام

ہم پچھلے ہفتہ شیخ عبدالرحمن صاحب کا خط جو مصر سے آیا ہے ایک حصہ درج کر چکے ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے اسمیں سے کچھ حصہ رہ گیا تھا جو اب یہاں درج کیا جاتا ہے پچھلے ہفتہ اتنا لکھا گیا تھا کہ ایک مالاباری مولوی سے راستہ میں گفتگو ہوئی جس نے اپنے عجز کا اقرار کیا۔ آخر اکو شیخصاحب نے کہا کہ تم اس معاملہ پر غور کرو۔ آگے چلکر شیخصاحب لکھتے ہیں

ایک اور مالاباری کی زبانی معلوم ہوا کہ مالابار میں سو آدمی احمدی تھا مگر اب سب مرتد ہوگئے ہیں صرف ایک مولوی صاحب وہاں ہیں۔ خدا کرے یہ جھوٹ ہو اسکی بھی تحقیقات کریں (یہ بالکل جھوٹ ہے) ہمارے جہاز میں دو بڑے جوشیلے عرب تھے۔ مَیں نے ان میں سے ایک کو حضرت صاحب کے متعلق چھیڑا۔ اس سے پہلے انھوں نے کبھی نہیں سُنا تھا۔ میرے ہاتھ میں حمامۃ البشریٰ تھی۔ اس نے پوچھا کہ یہ کسکی کتاب ہے میں نے کہا کہ یہ اس شخص کی کتاب ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور حضرت عیسٰی فوت ہوچکے ہیں۔ وہ یہ سُنکر حیران ہو گیا اور دوسرے عرب کو بھی بُلایا کہ تعال تعال امرٌ عجیب ہم نے قرآن شریف کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ مجھے کہنے لگا کہ کیا تونے اُس آدمی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے کہا دیکھا۔ کیا میں خود اس کا مرید ہوں کہنے لگا کہ اب یہ شخص زندہ ہے یا فوت ہو گیا ہے میں نے کہا کہ اب تو وہ فوت ہو گئے ہیں۔ انکے خلیفہ موجود ہیں۔ اس نے حضرت اقدس کو بہت دُعائیں دیں اور بار بار یہی کہے کہ رحمہ اللہ رحمہ اللہ۔ اُس نے واقعی بہت بڑا کام کیا ہے عیسائی اسلام کو لوٹ کرلے گئے۔ اب ہمیں کوئی عیسائی ملے ہم اسکی خوب خبر لیگا اب جو کہے گا کہ عیسٰی زندہ ہے ہم اسکے ساتھ لڑے گا۔ چنانچہ اسی وقت وہ مالاباری مولوی کو کہنے لگ پڑا کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ تم عیسٰی کو زندہ مانتے ہو۔ اسلام لٹ گیا۔ کیا وہ ہمارے نبی سے بڑھ گیا۔ وہ تو مرجائیں اور عیسٰی ابھی زندہ رہے زیادہ اصرار کیا تو سمندر میں پھینک دونگا۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ عیسٰی زندہ ہے اس کو کہنے لگا کہ قرآن شریف کے مقابلہ میں قصص الانبیاء کو پیش کرتے ہو پھر تو اُس نے اور آیات کے معانی بھی ہم سے دریافت کئے۔ اور وہ تاجر عرب سُن سُن کر کہنے لگا کہ واللہ اگر ہم بمبئی سے تم کو پہچانتے تو ہم تم کو کبھی ایسی حالت میں نہ رہنے دیتے ہمیں علم نہیں تھا معاف کرو۔ پھر وہ مصر تک ہمارے ساتھ آئے اور مصر میں انھوں نے ہماری مدد کی۔ گاڑی وغیرہ کرا کر سستے سے ہوٹل میں ہمیں پہنچوا دیا۔ ایک مشکل ہمیں یہ تھی جسکی وجہ سے ہم انکے ساتھ دیر تک گفتگو نہیں کرسکتے تھے کہ ہم انکی بات کو نہیں سمجھ سکتے تھے کیونکہ وہ محاورہ میں کلام کرتے تھے۔ اس واسطے حضرت اقدس کے متعلق پوری طرح سے گفتگو نہیں ہوسکی۔ یہی تک اُس نے مان لیا اور کہا کیا ہے اگر وہ نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حدیث میں نہیں آتا کہ علماءُ امتی کا نبیاء بنی اسرائیل۔ دوسرے وقت بھی بہت تھوڑا ملا۔ اگر شروع میں انکے ساتھ گفتگو ہوتی۔ تو شائد وہ بیعت وغیرہ کے متعلق بھی قائل ہو جاتا۔ مصر میں آج ہم کو سات دن ہو گئے ہیں۔ ابھی ہم مکان کی تلاش میں ہیں۔

مصر میں مسلمانوں کی حالت بہت نازک ہے کہتے ہیں کہ بہت امیر شہر ہے اس میں شک نہیں کہ شہر بہت امیر ہے اور بڑی بڑی عالیشان عمارتیں موجود ہیں بہت خوبصورت ہے مگر یہاں کے مسلمانوں کی حالت جہاں تک مَیںنے اسوقت تک خیال کیا ہے کوئی ایسی اچھی نہیں ہے۔ دوسری قومیں بیشک فائدہ اُٹھا رہی ہیں میرا خیال ہے کہ مسلمان دن بدن کمزور ہوتے جاتے ہیں اور بعض اور لوگوں سے بھی سُننے میں یہی آیا ہے۔ فیشن کے خطرناک لدادہ ہیں۔ عورتوں میں حد سے بڑھ کر آزادی ہے گویا بالکل یورپ کی طرز ہے۔ پردہ کا تقریبًا بالکل رواج ہی نہیں۔ لیڈیوں کیطرح بازاروں میں عام طور پر پھرتی ہیں۔ اسی طرح آدمیوں سے سرِعام بازاروں میں کھڑی باتیں کر رہی ہیں۔ دوکانوں سے سودا خرید رہی ہیں۔ جہاں تک سُنا ہے زنا کی بھی یہاں بہت کثرت ہے۔ راتوں کو ہوٹلوں میں جاکر دیکھو تو بیشمار لوگ بیٹھے شطرنج تاش اور دیگر لغویات میں مشغول ہیں ہاں مسجدیں بیشمار ہیں اور بہت عالیشان مسجدیں ہیں۔ مگر نمازی بہت کم۔ داڑھی رکھنا گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جسکی داڑھی ہو۔ اسکو یہودی خیال کرتے ہیں۔ ہماری ڈاڑھیوں کو دیکھ کر لوگ بہت حیران ہوتے ہیں کہ کیا تم مسلمان ہو یا یہودی۔ ابوسعید کہتا تھا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ عجیب قسم کے ہندی ہیں کہ داڑھیاں رکھی ہوئی ہیں تم نے تو کوئی نہیں رکھی ہوئی انا للہ داڑھی جو مسلمانوں کا شعار تھا۔ اب مسلمان اس کو یہودیوں کا شعار سمجھتے ہیں یہ ہے مصر کے مسلمانوں کی حالت جو میں نے سات دن میں دیکھی ہے۔ ابھی ہمیں زیادہ مطالعہ کرنیکا موقعہ نہیں ملا۔ کیونکہ ہم مکان کی تلاش میں پھرتے ہیں۔ زبان انکی ایسی خراب ہے کہ بالکل کچھ سمجھ آتا ہی نہیں۔ ہاں تعلیم یافتہ لوگ اگر ہم انکو کہدیں کہ ہم یہ زبان نہیں سمجھ سکتے تو وہ کتابی زبان بولتے ہیں۔ آجکل مدرسے یہاں سب بند ہیں۔ رمضان کے بعد کھلینگے بعض علماء کا پتہ لگا ہے کہ وہ بہت لائق ہیں۔ مگر وہ آجکل یہاں موجود نہیں ہیں۔ طالب علم اور اُستاد سب کے سب باہر گئے ہوئے ہیں میرا جہاں تک خیال ہے کہ ازہر کے سوائے ہم کہیں نہ پڑھ سکیں کیونکہ بعض مدارس تو ایسے ہیں کہ ان میں سوائے مصریوں کے اور کسی کو لیا ہی نہیں جاتا۔ اور بعض خاص قواعد کے ماتحت جنکی پابندی کرنی ہمارے لئے مشکل ہے مگر صحیح رائے ابھی تک نہیں قائم ہوسکتی۔ کیونکہ ابھی ہم ملے نہیں اور پوری تحقیقات بھی نہیں کی ایسے ہی بعض آدمیوں سے دریافت کیا ہے امید ہے انشاء اللہ تعالےٰ پڑھائی کا انتظام ہو جائیگا خود بھی دُعا کرتا ہوں اور آپکی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں کہ حضور بھی دُعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نیک محبت اور اخلاص سے پڑھانے والا اور لائق اُستاد میسر کرے اور یہ بھی دُعا فرماویں کہ تبلیغ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ آسان راہ پیدا کردے اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف پھیر دے ہماری تقریروں اور تحریروں میں ایسا اثر پیدا کر دے کہ لوگ خود بخود کھچے چلے آویں۔ ابھی احمد بک تیمور سے بھی ملاقات نہیں ہوئی۔ کیونکہ کتابیں جلد ابھی نہیں ہوئیں۔ انشاء اللہ کل یا پرسوں امید ہے کہ اس سے ملنے کی بھی کوشش کرینگے۔

دلوں کا فاتح

ملکوں کے فاتح بھی بڑے آدمی ہوتے ہیں لیکن دلوں کے فاتح ان سے بھی زیادہ بڑے ہیں امریکہ کا اخبار کارٹلینڈ ماسٹر ایک عجیب واقعہ لکھتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کی فتح کے اثرات کیسے دیرپا ہوتے ہیں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کی ریاستہائے شمالی و جنوبی میں غلامی کے مسئلہ پر ایک سخت جنگ ہوئی تھی۔ شمالی ریاستوں نے جنوبی ریاستوں کو شکست دی۔ جنرل لی جو سختی سے شمالی ریاستوں کا مقابلہ رچمنڈ میں کر رہا تھا اس کے مطیع ہونیکی جب خبر آئی تو پریسیڈنٹ ابراہام لنکن فورًا میدان جنگ کیطرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچکر اس نے سنا کہ فوج شہر میں ایک شاندار داخلہ کا انتظام کر رہی ہے مگر اسنے اسیات کو سختی سے روک دیا اور کہا کہ رچمنڈ میں کوئی فاتحانہ داخلہ نہ ہوگا۔ کوئی شاندار جلوس نہ نکلے گا یہ کہکر وہ تن تنہا شہر میں داخل ہوا۔ اور شہر کی گلیوں میں اکیلا چلنا شروع کیا۔ تاریخ میں کسی ایسے فاتحانہ داخلہ کی نظیر نہیں ملتی (فتح مکہ کا نظارہ اس سے بہت بڑھ کر ہے مگر متعصب عیسائی کا حافظہ اسے کہاں محفوظ رکھ سکتا ہے) پریزیڈنٹ کا سر جھکا ہوا تھا۔ اسکے قدم لڑکھڑاتے تھے اور اُس کا دل غمگین تھا۔ جب پریزیڈنٹ جنوبی دارالخلافہ کے وسط میں پہنچا۔ اور جیفرسن ڈیوس کے کمرہ میں داخل ہوا۔ اس نے اپنے ایڈیکانگوں کو ایک طرف ہوجانے کا حکم دیا۔ کچھ منٹ کے بعد ایک افسر نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ پریزیڈنٹ کیا کر رہا ہے اندر جھانکا۔ پریزیڈنٹ جیفرسن کے ڈسک پر جھکا ہوا تھا۔ اس کا سر اس کے ہاتھوں پر رکھا ہوا تھا۔ اور اسکے آنسو رواں تھے اسکے رحیم دل نے ریاستہائے متحدہ کو بچا لیا۔ خانہ جنگی کے ایام میں سب سے بڑی فتح یہی تھی۔ جس نے شمالی و جنوبی ریاستوں کو متحد کر دیا۔

ایک افترا کی تردید

نہ ہوئے دفتر ترک سجدۂ ابلیس سے آدم ؛ عدو کی سرکشی سے ذوق کب رتبہ ہو کم میرا

اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ ہم بحیثیت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک فرد ہونے کے تاج برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت اپنا ایک مذہبی فرض سمجھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو جو تعلیم اس خصوص میں دی ہے وہ آپکی تصانیف میں کھلے اور صاف الفاظ میں موجود ہے یہاں تک کہ آپنے اسکو شرائط بیعت میں داخل کیا۔ آپکی زندگی میں مختلف موقعے ایجی ٹیشن کے پیش آئے لیکن اپنی جماعت کو ایسے تمام مواقع پر انھوں نے الگ رہنے کی تحریک کی حضرت مسیح موعود جو خدا تعالٰے کی وحی کے نیچے کام کرتے تھے۔ اور ایک مامور و مرسل کی حیثیت سے ایک پر قوت قلب رکھتے تھے یہ تمام امور کسی خوشامد یا خوف کی وجہ سے نہیں کرتے تھے جیسا کہ ناخدا ترس اور ظالم طبع مخالف کہتے تھے ہمنے اس تعلیم کو دوسرے احمدیوں کی طرح محض سُنا اور پڑھا ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ جذبہ اطاعت حکومت کا ہمارے گوشت پوست میں رکھدیا اور نسلاً بعد نسلٍ ہم میں چلا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی خلوت اور تنہائی کی زندگی میں اس جذبہ کو ہمنے ویسا ہی پایا جیسا جلوت میں تھا پس کوئی تحریک کوئی ترغیب اس راہ سے ہمیں نہیں ہٹا سکتی۔ اور ہمارے لئے یہ طبعی جذبہ ہے باوجود اس جوش اطاعت و وفاداری کے میں ایک لحظہ کیلئے بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ کلاب الدنیا کیطرح قوم فروشی میرا مقصد ہو۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں میںنے دیکھا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود کے سامنے مسیحی مذہب آتا۔ تو آپکے قلم سے ایسے مضامین نکلتے کہ ہر شخص کی ہمت اور جرأت ہو سکتی ہی نہیں کہ اس تیزی کے ساتھ لکھ سکے۔ لیکن جب حکومت کا سوال آتا تو وہی قلم جو خنجر و شمشیر سے زیادہ تیز ہوتا وہاں آکر نہایت نرم ہوتا پس وہی میرا اسوہ اور مسلک ہے۔ کانپور کے معاملات میں جو کچھ بھی الفضل میں لکھا گیا وہ خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے لکھا گیا تھا اور اگر کچھ اور لکھنا پڑا تو اسمیں بھی خدا کی رضا اور مخلوق کی بھلائی میرا مقصد ہوگا۔ پھر میںنے سلسلہ کے امام کے مشورہ اور ہدایت و انتصواب سے لکھا میں یہ کھلے الفاظ میں کہتا ہوں کہ الفضل کے ذریعہ کانپوری جھگڑے کے متعلق جو آواز اٹھائی گئی ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ وہ میرے قلم سے نکلی مگر وہ میری نہیں بلکہ امام قوم کی آواز ہے جو شخص اسکے خلاف لکھتا اور بولتا ہے اور احمدی کہلا کر کہتا ہے۔ وہ خدا سے ڈرے کہ وہ بڑی ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہے۔ تقدم علی الامام کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض حلقوں میں یہ افترا مجھ پر کیا جا رہا ہے کہ مینے سر جیمس میسٹن کو کانپور کے مقدمہ میں شہادت مہیا کرنے کا خط لکھا ہے۔ اس سے بڑھ کر شرارت اور افترا کیا ہوگا۔ کہ مجھے نعوذ باللہ جھوٹی شہادت دینے والا قرار دیا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی شرارت اور خباثت کرتے ہیں اور جو اس قسم کی بیہودہ اور بازاری باتوں کو سنکر سبحانک ھذا بہتان عظیم نہیں کہتے بلکہ انکی اشاعت میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ خدا سے ڈریں اور توبہ کریں۔ جو شخص کسی پر اتہام لگاتا ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو مرتا نہیں جبتک خود اسی الزام کے نیچے نہ آجاوے میں اس قسم کی بیہودگیوں کی شاید پروا نہ کرتا۔ اگر میں یہ محسوس کرتا کہ یہ افترا ٹھوکر کا موجب ہے۔ سنو! اور یاد رکھو میں کوئی کام جس کا سلسلہ کے ساتھ تعلق ہو نہیں کرتا اور نہیں کرنا چاہتا جس میں حضرت امام کی اجازت اور مشورہ نہ ہو میرے طرز عمل کو حضرت خلیفۃ المسیح خوب جانتے ہیں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر علام الغیوب خدا جانتا ہے +

میں ڈرتا ہوں کہ ایسے مفتری اور بیباک انسان کا انجام کیا ہوگا ؟ سچی شہادت کا دینا اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے خواہ وہ اپنے باپ یا بھائی یا بیٹے کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اور میںنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایسی نظیروں کو پایا ہے +

مگر یہ سراسر افترا ہے کہ میںنے باوجودیکہ میں خود یا میرا کوئی ذمہ دار آدمی کانپور میں نہ تھا سر جیمس میسٹن کو لکھا کہ میں یا میرا آدمی کسی شہادت کیلئے آسکتا ہے + سر جیمس میسٹن زندہ ہیں اس سے پوچھو اور اسی تحریر کو پیش کرو۔ اور اگر تم نہ کر سکو اور نہیں کر سکو گے تو پھر اس وعید سے ڈر جاؤ۔ جو اپنی بھائیوں پر افترا کرنیوالوں اور جھوٹ بولنے والوں کے لئے ہے +

میں حضرت امام کے اس کلام کو بالکل صحیح یقین کرتا ہوں کہ کانپور کے مقامی حکام نے جلد بازی سے کام لیا۔ اور میرے نمایندہ نے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب سے ایک ملاقات میں بعض دوسرے احمدیوں کی موجودگی میں صاف صاف اس جلد بازی کا اظہار کیا۔ اظہار حق سے مجھے کوئی چیز خدا کے فضل سے نہیں روک سکتی۔ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اور میں اپنی ذمہ داری کو خوب سمجھتا ہوں۔ مجھے اسکی پروا نہیں کہ مجھے گورنمنٹ کا خوشامدی کہا جاوے۔ یہ باتیں وراثۃً مجھے ملی ہیں میرے والد مرحوم حضرت مسیح موعود کو قوم کے جلد بازوں نے اس سے بھی زیادہ کہا۔ اس لئے میں ایسی باتوں کے سننے کا عادی ہوں۔ لیکن خدا کیلئے افترا کرکے اپنے ایمان کو ضائع نہ کرو۔ اور اس لعنت سے بچ جاؤ جو مفتری اور کذاب کے لئے قرآن کریم میں پیش کی گئی ہے +

احمدی جماعت کو ایسی بیہودہ اور بازاری باتوں سے الگ رہنا چاہیئے اور جہاں اس قسم کی بیہودگیاں ہوں۔ ان مجلسوں سے اٹھ جاؤ۔ اور استغفار کرتے ہوئے الگ ہو جاؤ۔ میں محض ہمدردی اور خدا ترسی کے جذبات سے متاثر ہو کر ان افترا پردازوں کو بھی یہی صلاح دیتا ہوں کہ وہ خدا کے حضور توبہ کریں اور اس قسم کی سخن سازیوں سے باز آجائیں۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل کردے + من از ہمدردی ات گفتم تو ہم خود فکر کن بارے ؛ خرد از بہر این روز است اے دانا و ہشیارے +

متفرق نوٹ

ام الخبائث کی کثرت

جو لوگ ملک ہند کی بہتری اور اپنے ہم وطنوں کی ترقی و اصلاح کے خواہاں ہیں وہ یقیناً یہ معلوم کر کے رنجیدہ ہونگے۔ کہ ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۱۲ء تک گیارہ سالوں میں محکمۂ آبکاری کی آمد میں ۸۷½ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۰۱ء میں ۴۰۱۵۴۳۳۴ پونڈ آمد تھی جو ۱۹۱۲ء میں ترقی کر کے ۷۵۲۰۸۸۰ پونڈ پر پہنچ گئی۔ اے کاش۔ ہیں تو مسلمان ہی۔ انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطٰن۔ کا حکم آسمانی مد نظر رکھتے اور قرآن کے حکم کی خلاف ورزی کر کے خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق نہ ہوتے۔ جو لوگ قرآن کی حکومت سے آزاد ہیں۔ وہ یورپ کے قابل ڈاکٹروں کی شہادت ہی ملاحظہ کریں۔ اور شراب کے بد نتائج سے جو نہ صرف انکی ذات کیلئے بلکہ انکی آیندہ نسلوں کے لئے بھی سخت نقصان رساں ہیں بچتے رہیں۔ میڈیکل کانگریس لنڈن کے ایک اجلاس میں پروفیسر جان گلیٹر نے فرمایا۔

جو مرد شرابخوری میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ اپنی نسل خراب کر لیتا ہے۔ پہلی پشت تک اگر بیوی شراب سے متنفر ہو تو میاں کا اثر اولاد پر زیادہ مضرت رساں نہیں ہوتا لیکن دوسری پشت میں بہت ترقی کر جاتا ہے۔ اور خوبصورت ہٹے کٹے میاں بیوی بھی اگر شراب کی مذموم عادت میں مبتلا ہو جائیں۔ تو انکی اولاد پر کمزوری و ناتوانی کا ترقی کرنے والا اثر ہو جاتا ہے"۔ ڈاکٹر سی ڈبلیو سیلیبی نے اسی اجلاس میں کہا الکوہل ایک نسل کش زہر ہے اسکے خلاف شہادت اب مکمل ہو چکی ہے"۔ یہ امر موجب طمانیت ہے۔ غیر مسلم اقوام ٹمپرنس سوسائیٹیوں کے ذریعہ سے خداتعالےٰ کے ایک حکم کی تعمیل کرا رہی ہیں نیز یہ تجویز بھی ہے کہ جس طرح شاہدان بازاری کے آشیانوں کو بعض شہروں میں شاہراہوں سے اٹھا پھینکا ہے اسی طرح بادہ کشوں کے مامن و مسکن بھی آبادی سے باہر منتقل کر دیئے جائیں، چنانچہ لدھیانہ میں اس قسم کی تجویز درپیش ہے +

مظالم بلقان کی تحقیقات

جبتک مسلمانوں کے خون ناحق سے بلقانی مجاہدین صلیب کے ساتھ رنگین ہو رہے تھے اور جبتک وہ مسلمانوں کے نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے تھے اسوقت تک باوجود ترکی کے شور و پکار کرنیکے دول یورپ کے کان پر جوں نہ چلے اور جبتک یہ خبریں آتی رہیں کہ ماشی نیگریوں اور سردیوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ "جب زمین ایک بار ہماری ہو جائیگی تو پھر مسلمانوں کا سوال باقی نہ رہے گا"۔ اور جب تک یہ سنتا جاتا رہا۔ کہ "مسلمانوں کو جبراً کیتھولک بنایا جا رہا ہے مسلمان بچوں کو خلاف مرضی والدین اصطباغ دیا جاتا ہے" اور بلغاریہ نے ایک نہیں۔ دو نہیں بلکہ ۱۴۰۸۰ مسلمان خاندانوں کو جبراً عیسائی بنا لیا ہے۔ انکے نام تبدیل کر لئے ہیں جنھوں نے مسیح کو خدا ماننے سے انکار کیا۔ انکو وحشی یسوعیوں نے تلوار کے گھاٹ اُتار دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسوقت تک نہ ہیگ کی عدالت امن کو جذبات انسانیت کا پاس تھا نہ مسٹر کارنیگی نے تحقیقات مظالم کا شوق ظاہر کیا تھا۔ لیکن جب ہی یہ معلوم ہوا کہ بلغاریہ نے اپنے مسیحی بھائیوں پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے تو فوراً ہیگ میں بھی جوش پیدا ہوا۔ فرانس بھی تحقیقات پر آمادہ ہوا۔ تف ایسی انسانیت پر اور حیف اُس مذہب کے پرستاروں پر۔ جو عورتوں اور بچوں کے مصائب پر صرف اس لئے نہیں رحم کرتے کہ وہ مسلمان تھے +

تمام درخواستیں بنام منیجر الفضل - قادیان - گورداسپور پنجاب ہوں +

جنازہ غائب

مرزا عباس بیگ صاحب گجرات فوت ہو گئے ہیں احباب سے درخواست دُعا جنازہ ہے +